

نکائے خلافت

ہفت روزہ

لاہور

34

تنظيم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

سلسل اشاعت کا
31 وال سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

۹ ستمبر 2022ء ۱۲ صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

ہم پر اللہ کا عذاب کیوں ہے؟

دنیا میں مسلمانوں پر عذاب آتے رہیں گے۔ مسلمان ہو کر اگر تم اسلام پر عمل نہیں کرتے، دعویٰ تمہارا اسلام کا ہو اور عمل تمہارا کافرانہ ہو۔ نام لو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اتباع کرو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شمنوں کا۔ دعویٰ کرو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری کا۔ اور تمہاری دوستیاں ہوں یہود و نصاریٰ سے۔

تم کہو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو ہم مانتے ہیں۔ اور سودی کا وبار کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ کیے رکھو۔ دنیا میں نام لیتے ہو ہمارا اور عمل تمہارے اس کے خلاف ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ②﴾ (الصف) ”اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔“

﴿كَبُرَ مَقْتَأِعِنَّدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ③﴾ (الصف) ”اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں ہو۔“

اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کو تم خود دعوت دے رہے ہیں۔ یہ ہے اصل سبب ہمارے مجرم ہونے کا۔ ہم دوہرے مجرم ہیں۔ ہم ہیں جو روز کہتے ہیں:

﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ إِلَيْكُمْ نَسْتَعِينُ ۝﴾ ”ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجوہ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“

پانچ وقت نمازی زیادہ بڑا مجرم ہے۔ اس لیے کہ وہ دن میں کم از کم 64 مرتبہ ﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ إِلَيْكُمْ نَسْتَعِينُ ۝﴾ دھراتا ہے اور پھر باہر نکل کر جو کام کرتا ہے۔ وہ اس کے خلاف ہے۔ یہ ہے اصل سبب اللہ کے عذاب آنے کا۔ ہمارا کام تو یہ تھا کہ ہم دین کے علم بردار نہیں۔ دین کا ایک نظام دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جب تک وہ ماذل مسلمان قائم نہیں کریں گے۔ یہی عذاب کے کوڑے برستے رہیں گے۔ سخت سے سخت تر عذاب آئے گا۔

ڈاکٹر اسرار احمد

اس شمارے میں

مصادب و مشکلات، اسباب.....

سودی کی حرمت اور سیلابی طوفان

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہوتے تک

سودی نظام کا خاتمه.....

پاکستان کی حالیہ سیلابی صورت حال...

غم جاں بیاں نہ ہو پائے



آیات: 57 تا 60

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة الشعرا

فَأَخْرَجَهُم مِّنْ جَنَّتٍ وَّعِيُونٍ ۝ وَكُنُوْزٍ وَّمَقَامِ كَرِيمٍ لٰ ۝
كَذِلِكَ طَوَّأُ شَهَابَةَ إِسْرَآءِيلَ ۝ فَاتَّبَعُوهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝

آیت: ۵۷ «فَأَخْرَجَهُم مِّنْ جَنَّتٍ وَّعِيُونٍ ۝» ”پس یوں نکلا ہم نے انہیں باغات اور چشمیں میں سے۔“

آیت: ۵۸ «وَكُنُوْزٍ وَّمَقَامِ كَرِيمٍ لٰ ۝» ”اور خزانوں اور بہت عمدہ قیام گا ہوں سے۔“

اس صورتِ حال میں انہیں اپنے باغات، چشمیں، گھر باڑ جا گیریں وغیرہ جن میں وہ خوشحالی اور فارغ البالی کی زندگیاں برکر رہے تھے سب کچھ چھوڑ کر نکلنا پڑا۔

آیت: ۵۹ «كَذِلِكَ طَوَّأُ شَهَابَةَ إِسْرَآءِيلَ ۝» ”اسی طرح ہوا۔ اور ان چیزوں کا وارث ہم نے بنی اسرائیل کو بنادیا۔“

اس کا یہ مطلب نہیں کہ بنی اسرائیل نے بعد میں واپس آ کر ان سب چیزوں پر قبضہ کر لیا، بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد میں بنی اسرائیل کو ہم نے دنیوی مال و دولت اور اقتدار سے نوازا اور ایک وقت آیا کہ یہی تمام چیزیں انہیں مل گئیں۔

آیت: ۶۰ «فَاتَّبَعُوهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝» ”تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا صبح ہوتے ہی۔“
صحیح کی روشنی ہوتے ہی فرعون اور اس کے لشکر بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے۔



اچھے اخلاق



رس
حدیث

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْبِيْزَانِ أَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ)) (رواہ الترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(قیامت کے دن) میزان عمل میں (آدمی کے) اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز اور کوئی نہ ہوگی۔“

تشریح: اس حدیث میں حسن اخلاق کی اہمیت اور اس کی قدر و منزلت کا بیان ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے اخلاق کو اچھا بنائے اور بد اخلاقی سے پرہیز کرے۔ اچھا اخلاق مسلمان کو جنت میں داخل کر دیتا ہے اور بر اخلاق جہنم میں پہنچا دیتا ہے۔

نہایت خلافت

تناخلافت کی جناد دنیا میں ہو پھر استوار
لاؤ بھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

تبلیغی اسلامی کا ترجمان انجام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

9 تا 15 صفر المظفر 1444ھ جلد 31
6 تا 12 ستمبر 2022ء شمارہ 34

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مروٹ

نگران طباعت: شیخ حیم الدین

پبلیشور: محمد سعید اسمعیل طابع: رشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تبلیغی اسلامی

”دارالاسلام“، ملٹان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے ماذل ٹاؤن، لاہور۔ 54700

فون: 03 35869501-03 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

مالانہ زیر تعاون

اندرونی ملک..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہوتے تک

آج اہل پاکستان بر صغیر کی تاریخ کی بدترین ناگہانی آفت سے دوچار ہیں۔ پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ سیلا ب کی بے رحم موجودوں کی زد میں موت و حیات کی کشمکش میں ہے اور وسیع زمینی رقبہ سمندر کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ کچھ گھروندے ہی نہیں اچھی خاصی مضبوط عمارتیں پانی کی دیوی یکل لہروں کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہو رہی ہیں۔ لاکھوں گھر انے بے گھر ہو کر کھلے آسمان کے نیچے وقت گزارنے پر مجبور ہیں۔ خوراک کی عدم دستیابی اور سیلابی پانی کا استعمال یہاریوں کا باعث بن رہا ہے۔ گویا اہل پاکستان پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ مذہبی لوگ اسے اللہ تعالیٰ کا عذاب اور محظوظ الفاظ میں آزمائش قرار دے رہے ہیں اور دانشور حضرات اسے سابقہ اور موجودہ اہل اقتدار کی نااہلی، غفلت، خود غرضی اور نکماپن قرار دے رہے ہیں۔ ہم آخر میں عرض کرنے کی کوشش کریں گے کہ اصلًا یہ کیا ہے بہر حال اس حقیقت سے تو کوئی بقاہم ہوش و حواس انکار نہیں کر سکتا کہ ایک قہر ہے جو ہم پر نازل ہو چکا ہے وجہ اس کی جو بھی ہو۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یہ سطور رقم کرنے تک ملک میں حالیہ سیلا ب اور بارشوں سے 4 کروڑ سے زائد افراد براہ راست متاثر ہوئے ہیں۔ سندھ میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ، بلوچستان میں ایک کروڑ دس لاکھ، جنوبی پنجاب میں 48 لاکھ، خیبر پختونخوا میں 40 لاکھ اور گلگت بلتستان میں 25 لاکھ کے قریب لوگ متاثر ہوئے۔ متاثرین سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا نہ گھر بچانہ سامان اور نہ ہی کوئی ذریعہ معاش۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق سیلا ب اور بارشوں سے جان بحق ہونے والے افراد کی تعداد تقریباً 1200 سے تجاوز کر چکی ہے۔ ملک بھر میں اب تک تقریباً 20 لاکھ گھروں کو نقصان پہنچا جبکہ سیلا ب اور بارشوں سے اب تک 10 لاکھ کے قریب مویشی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بارشوں اور سیلا ب سے 162 پلوں کو نقصان پہنچا ہے، 72 اضلاع بری طرح متاثر ہوئے، 151 شہروں میں تباہی آئی۔ جس وقت سیلا ب اپنے عروج پر تھا، پاکستان کا تقریباً دو تہائی رقبہ زیر آب تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل نقصان سرکاری اعداد و شمار سے کہیں بڑھ کر ہوا ہے۔

پاکستانی ایک جذباتی قوم ہے جو کروٹ توڑا دیر سے لیتی ہے لیکن جب جاگ جاتی ہے تو قابل فخر مثالیں بھی قائم کرتی ہے یہاں ایک حقیقت لازمی طور پر بیان کی جانی چاہیے کہ پاکستان کی مذہبی جماعتوں جو نارمل حالات میں ایسی کارکردگی نہیں دکھاتیں کہ ہم اُن پر اظہار اطمینان بھی کر سکیں لیکن جب بھی ملک پر کوئی آفت نازل ہوئی وہ 2005ء کا زلزلہ ہو یا 2010ء کا سیلا ب نام نہاد دانشور اور ان کے گروپ تو صرف بند کروں میں فلسفے بگھارتے رہتے ہیں لیکن ان مذہبی جماعتوں کے کارکن جس طرح جان ہتھیلی پر رکھ کر متاثرین کی مدد کو پہنچے ہیں وہ جدید دور میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ اگرچہ سیاسی جماعتوں نے بھی چندے اکٹھا کیے اور مالی امداد کی ہے لیکن اس موقع پر دور آفتابہ آفت زدہ علاقوں میں خود پہنچ کر امداد کرنا انتہائی گراں قدر کارگزاری ہے اور یہ کام جس جانفشنی سے مذہبی جماعتوں کے کارکن اس مصیبت کے وقت میں کر رہے ہیں اس کی تعریف اور تحسین کے لیے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ وہ رازق ہے لیکن ہمیں رزق حلال کے لیے جدوجہد کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شافی ہے لیکن وہ دعا کے ساتھ دوا کا بھی کہتا ہے۔ اللہ واحد مشکل کشا ہے لیکن وہ مشکل سے نجات کے لیے محنت اور جدوجہد کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس پیمانے پر 2022ء کے ”سپریم فلڈ“ نے تباہی مچائی ہے اس کے مادے کے لیے کئی رسول کی انتحک محنت درکار ہوگی۔ کچھ ابتدائی تھیں نوں کے مطابق حالیہ سیلا ب سے معاشی سطح پر 10 ارب ڈالروپے کا نقصان ہوا ہے جو آنے والے ہفتوں اور مہینوں میں بڑھ سکتا ہے۔ سیلا ب سے متاثرہ

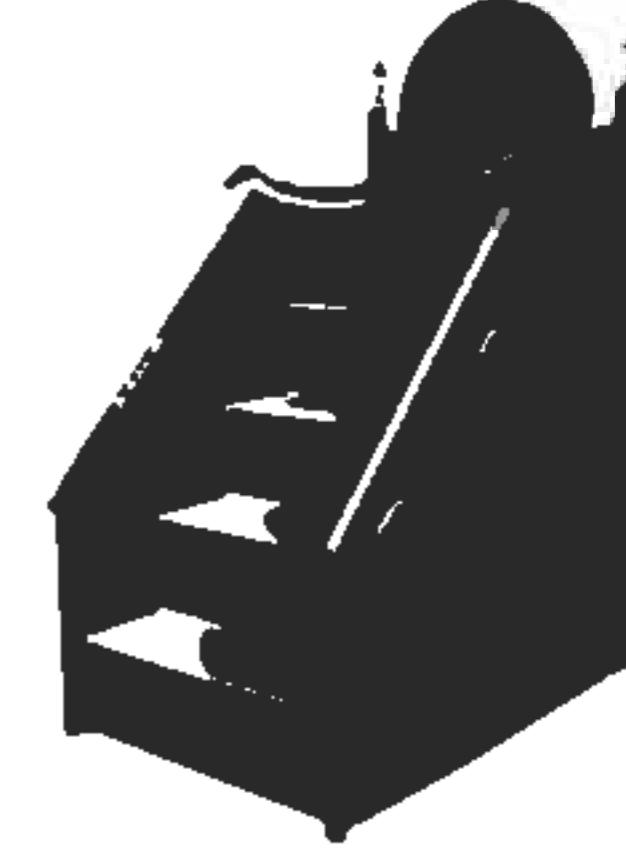
علاقوں میں بنیادی انتظامی ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ و بر باد ہو چکا ہے۔ جس میں سڑکیں، پل، مکانات، کئی ڈیم، بجلی، ٹیلی فون، انٹرنیٹ وغیرہ کا نظام، سکول، ہسپتال سب شامل ہیں۔ بڑے پیمانے پر فضلوں کے تباہ ہونے کی وجہ سے پھل اور سبزیوں وغیرہ کی قیمتوں میں ہوش رباضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ سیلا ب زدہ علاقوں میں وباً بیماریوں کا شدید خطرہ ہے۔ جب کئی کروڑ خاندان متاثر ہوں تو بے روزگاری یقیناً بڑھے گی اور پاکستان کے لیے شرح نمو کے اهداف کو حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ پھر ملک پر قرضوں کا نیابوجھ لا دیا جائے گا۔

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ انتظامی سطح پر پاکستان سیلا ب کو روکنے اور اس کے نقصانات کو کم کرنے میں ناکام کیوں رہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان پانی کو ایک ہتھیار کے طور پر پاکستان کے خلاف استعمال کرتا ہے البتہ پاکستان کے آبی مسائل اور سیلا ب سے ہونے والے نقصانات کی وجہ صرف ہندوستان کی پاکستان دشمنی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سیلا ب پاکستان میں سب سے تباہ کن قدرتی آفت ہے۔

2010ء میں آنے والا سیلا ب ملکی تاریخ میں ”سپر فلڈ“، قرار دیا گیا جس نے ہر سطح پر بے پناہ تباہی مچائی۔ اس کے بعد فیڈرل فلڈ کمیشن نے سیلا ب سے متعلق اپنی سالانہ رپورٹ جاری کی جسے آئندہ کے لائچہ عمل اور سیلا ب کے روک تھام اور نقصانات کو کم کرنے کے حوالے سے ایک سنگ میل قرار دیا گیا۔ ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم سیلا ب سے نہیں کے لیے تیار ہی نہیں۔ ہم نے 2010 کے سیلا ب کے بعد سیلا ب شدت میں کمی لانے کے لیے خاطرخواہ اقدامات نہیں کیے۔ ہمارا قومی مزاج بن چکا ہے کہ جب ایک جنہی سامنے آتی ہے تو ہم بغیر منصوبہ بندی کے اقدامات شروع کر دیتے ہیں، کیونکہ ہم اس کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے، جب سیلا ب گزر جاتا ہے تو ہم پھر سو جاتے ہیں اور جب اگلا بحران چھپھوڑ کر اٹھاتا ہے تو وہی افراتفری میں اقدامات کی مشق شروع ہو جاتی ہے۔ اگرچہ سیلا ب کو مکمل طور پر روکا تو نہیں جاسکتا تاہم متعدد ممالک نے فلڈ میجمنٹ اور کنٹرول کی حکمت عملیوں کے ذریعے انسانی جانوں کے ضیاء اور املاک اور فضلوں کی تباہی کو کم کر لیا ہے۔ اگر فیڈرل فلڈ کمیشن کی 2010ء کی رپورٹ پر عمل درآمد کیا جاتا اور سیلا ب اور دیگر قدرتی آفات کے تباہ کن اثرات کو زائل کرنے کے لیے کام کرنے والے ادارے جن میں این ڈی ایم اے اور ارسا وغیرہ شامل ہیں اس رپورٹ کی سفارشات کے مطابق تیاری کرتے تو 2022ء کے سیلا ب سے ہونے والے نقصانات کم ہوتے۔ رپورٹ میں جو سفارشات دی گئیں ان میں درج ذیل خصوصی توجہ کی حامل ہیں۔ (1) این ڈی ایم اے سمیت ڈیز اسٹر میجمنٹ اینڈ کنٹرول کے تمام اداروں کی صلاحیت کو بڑھایا جائے۔ (2) صوبائی اور ضلعی سطح پر فلڈ میجمنٹ اور کنٹرول کے ادارے قائم کیے جائیں اور فلڈ کنٹرول کے واضح ایس او پیز مرتب کیے جائیں۔ (3) فلڈ کنٹرول انفارسٹر کچر کو مضبوط کیا جائے۔ پشتون اور بندوں کو مضبوط بنایا جائے۔ سیلا بی پانی کا رخ بد لئے کیے چیزیں کو ترتیب دیا جائے۔ سیلا بی پانی ذخیرہ کرنے کے مقامات کو قائم کیا جائے۔ بیرا جوں کی صلاحیت بڑھائی جائے۔ (4) نئے ڈیم تعمیر کیے جائیں جن میں بڑے ڈیمیوں کے ساتھ چھوٹے ڈیم بھی شامل ہوں۔ (5) وہ پانی جو پہاڑوں سے برف پکھلنے پر بہہ آتا ہے اُسے بحیرہ عرب میں گر کر ضائع

سود کی حرمت اور سیالی طویل

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی DHA کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ح کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

نہیں ہوتا۔ دوسری آیت کا نزول 3ھ بھری میں غزوہ احمد کے موقع پر ہوا۔ فرمایا:

”اے اہل ایمان! سود مت کھاؤ دگنا چو گنا بڑھتا ہوا۔“ (آل عمران: 130)

اس کو کمپاؤند انٹرست کہتے ہیں کہ لاکھ روپے دو اور ایک مہینے کے بعد ایک لاکھ دس ہزار واپس لو، دو مہینے گزر جائیں تو پھر دس ہزار مزید بڑھ جائے گا یعنی، تب ایک لاکھ بیس ہزار واپس کرے گا۔ یہ بڑھتا چڑھتا سود ہے۔ اس کی حرمت سن 3ھ میں آرہی ہے۔ آگے فرمایا:

”اور اللہ کا تقویٰ اختیار کروتا کہ تم فلاح پاؤ۔“ (آل عمران: 130)

خوف خدا کا تذکرہ بار بار قرآن کریم میں آتا ہے کیونکہ اگر خوف خدادوں میں نہ ہو تو لوگ اللہ کے کلام کا بھی مذاق بنالیتے ہیں اور ڈٹ کر سود کے دھندوں کو جاری رکھنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور خوف خدا ہو گا تو سود تو بڑی بات ہے جہاں سود کا شک بھی ہو گا وہاں سے بھی دوری اختیار کریں گے۔ جیسے سیدنا عمر فاروق رض فرماتے ہیں: ”سود تو چھوڑ و اور اگر کہیں سود کا شک بھی آئے اس کو بھی چھوڑ دو۔“

یعنی جب انسان کو خوف خدا ہو گا تو وہ شک والی چیز کو بھی چھوڑ دے گا اور اگر خوف خدا نہیں ہے تو وہ بڑے بڑے حرام کاموں کا بھی ارتکاب کر لے گا۔ اللہ محفوظ رکھے۔ اس لیے بار بار احکام کے ساتھ تقویٰ کا ذکر آتا ہے۔ تیسرا مقام سورۃ النساء کی دو آیات ہیں۔ جن کا نزول 5ھ بھری میں ہوا۔ فرمایا:

انبیاء و رسول کی داستانیں اور واقعات، آخرت کی فکر اور اس کے بارے میں اعتراضات کے جوابات، شرک کی نفی اور کچھ اخلاقی ہدایات اور چند احکامات کا تذکرہ ہے۔ لیکن مدنی دور میں قتال فی سبیل اللہ، بھرت، نفاق، عبادات، معاملات سے متعلق شریعت کے احکامات کا تذکرہ ہے۔

لیکن سود جیسے منکر کے خلاف احکام مکہ میں ہی آنا شروع ہو گئے۔ سود کی حرمت کی طرف توجہ دلانے کے لیے پہلی آیت 6 نبوی میں نازل ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے:

”اوْرَجوْكَحْتَمْ دِيَتَهُ هُوْسُودْ پُرْتَاَكَهُ بُرْهَتَارَهُ لَوْگُوْنَ کَهُ مَالَ مِنْ تُوَالِلَهُ كَهُ هَاَنَّ اَسَ مِنْ كُوَنَ بُرْهَوْتَرَیِ نَهِيَنَ ہوَتِ۔ اوْرَجوْتَمْ زَكَوَةَ دِيَتَهُ هُوَ (اوْرَاسَ سَے) اللَّهُ كَهُ رَضَاَ چَاهِتَهُ هُوَ تُوَهِيَ لَوْگُ ہِیَنَ جَوَ (اللَّهُ كَهُ هَاَنَّ اَپَنَ مَالَ كَهُ بُرْهَانَهُ وَالِهِ ہِیَنَ۔“ (روم: 39)

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد آج کے خطاب میں ان شاء اللہ انداد سود کے حوالے سے یاد ہانی اور تذکیرے کے طور پر سود کی حرمت کو قرآن و احادیث کی روشنی میں زیر بحث لایا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جماعت کا خطبہ دیتے تھے تو روایت میں موجود ہے کہ: ((يقرأ القرآن و يذكر الناس)) ”قراءتِ قرآن فرماتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے۔“ اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے آج قرآن و حدیث کی روشنی میں سود کی حرمت کو واضح کرنا مقصود ہے۔ گفتگو کے دوسرے حصے میں سیلا ب کے بارے میں بات ہو گی اور پھر اس پر بھی گفتگو ہو گی کہ ان حالات میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان کو کیسے پورا کرنا چاہیے۔

پہلا حصہ

ہم جانتے ہیں کہ ایک دن میں قرآن نازل نہیں ہوا بلکہ کم و بیش 23 برس میں اس کا نزول ہوا۔ چنانچہ شریعت کے احکامات تدریجیاً بھی آئے ہیں۔ جیسے شراب کی حرمت کے حوالے سے پہلے ذہن سازی کے لیے دو تین مقامات پر ذکر ہوا اور پھر حرمت کا حکم آیا۔ اسی طرح سود کا معاملہ ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اس وقت عرب معاشرے میں سود کے معاملات موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنی تدریجیاً اتاریں اور پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تذکرہ فرمایا۔ سب سے پہلے مکی دور میں سود کا تذکرہ آیا۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت کے زیادہ تر احکامات مدنی دور میں نازل ہوئے ہیں جبکہ مکی سورتوں میں ایمانیات، توحید کے دلائل اور

مرتب: ابو ابراہیم

اگر کسی نے لاکھ روپے کسی کو 10 فیصد سود پر دیے تو واپسی میں اس کو 1 لاکھ 10 ہزار روپے ملیں گے۔ بظاہر یہ نفع ہے لیکن اللہ کہتا ہے کہ سود میں نفع نہیں بلکہ الشانقسان ہی نقصان ہے۔ اس کی بجائے اگر کسی کے پاس 1 لاکھ روپے ہیں ان میں سے 2.5 فیصد زکوٰۃ دے دی تو بظاہر لاکھ میں سے اڑھائی ہزار کم ہو جائیں گے لیکن اللہ کہتا ہے کہ اس طرح یہ مال کم نہیں ہوا بلکہ بڑھ گیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرماتے ہیں۔ یعنی عقل کہتی ہے کہ سود بڑھتا ہے لیکن اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سود کا معاملہ تباہی کے سوا کچھ نہیں اور زکوٰۃ و صدقات سے مال کبھی کم

”توبہ بسبب اُن یہودی بن جانے والوں کی ظالمانہ روشن کے ہم نے ان پر وہ پاکیزہ چیزیں بھی حرام کر دیں جو اصلاً ان کے لیے حلال تھیں۔“ (النساء: 160)

ان آیات میں یہود کا ذکر آ رہا ہے۔ آج دنیا کے مالیاتی نظام کو سود کے دھنڈوں کے ذریعے چلا کر اقوام کو غلام بنانے والوں میں یہود سب سے آگے ہیں لیکن ان کی شریعت میں بھی سود حرام تھا۔ یہود نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال کر ہر کام کو انہوں نے اپنے لیے حلال کر ڈالا تو پھر اللہ نے بھی سزا کے طور پر ان کو حلال چیزوں سے روک دیا۔

یہ آیت بتاری ہی ہے کہ سود کی حرمت صرف اللہ کے پاگل پنے کی کیفیت سود خوروں کی اور مال کی محبت میں نہیں کر سکتے، اللہ ان نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے لیکن اکثر آئندہ اور چین کا بحران آ جاتا ہے۔ یہ ہم لوگوں کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہم پر تنگیاں آ رہی ہیں۔ آگے فرمایا:

”اور بسبب اس کے کہ یہ بکثرت اللہ کے راستے سے (خود رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی) روکتے ہیں۔“ (النساء: 160)

اللہ کے راستے سے روکنے میں یہ بھی شامل تھا کہ لوگوں کے سامنے حق پیش نہ کرنا، کتاب کو چھپانا، اس میں تحریف کرنا، حق بات کو پوشیدہ رکھنا۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہود کے علماء کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔

قرآن میں آتا ہے:

”جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں البتہ ان میں سے ایک گروہ وہ ہے جو جانتے ہو جھٹے حق کو پہچاتا ہے۔“ (البقرة: 146)

مگر اس حسد کی وجہ سے کہ نبوت بنی اسرائیل سے بنی اسماعیل میں کیوں چلی گئی یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانا بلکہ لوگوں کو بھی حق سے روکا۔ اس وجہ سے بھی اللہ نے ان پر پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار دیا۔ آگے فرمایا:

”اور بسبب ان کے سود کھانے کے جبکہ اس سے نہیں منع کیا گیا تھا،“ (النساء: 161)

سود خوری کی وجہ سے بھی حلال چیزیں اللہ نے

روک دیں۔ کوئی سمجھنا چاہے کہ سود خوری کے نتائج کیا ہوتے ہیں تو اللہ حلال کو بھی روک دیتا ہے، نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے، زندگی کو اجرین کر دیتا ہے۔ آج یہ سارے حالات ہم اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ پہلے یہ یہود کے ساتھ بھی ہوا۔ ان کو بھی سود سے منع کیا گیا تھا۔ آج بھی ان کی کتابوں کے اندر یہ جملے مل جائیں گے لیکن جب اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال کر ہر کام کو انہوں نے اپنے لیے حلال کر ڈالا تو پھر اللہ نے بھی سزا کے طور پر ان کو حلال چیزوں سے روک دیا۔

یعنی جس کو شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہے۔

قرآن میں سود کی حرمت کے حوالے سے اگلی آیات آیات 9ھ میں نازل ہوئیں۔ وہ سورۃ البقرہ کی آیات 275 اور 276 ہیں۔ فرمایا:

”جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ نہیں کھڑے ہوتے مگر اُس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنادیا ہو۔“ (البقرہ: 275)

پاگل پنے کی کیفیت سود خوروں کی اور مال کی محبت میں

پریس ریلیز 2 ستمبر 2022ء

اہل پاکستان تاریخ کی بدترین ناگہانی آفت کی زد میں ہیں

شجاع الدین شیخ

اہل پاکستان تاریخ کی بدترین ناگہانی آفت کی زد میں ہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ سیالاب کی بے رحم موجیں بے شمار انسانی جانیں نگل چکی ہیں اور ہزاروں موت و حیات کی کشکاش میں مبتلا ہیں۔

پاکستان کا وسیع زمینی رقبہ سمندر کا نقشہ پیش کر رہا ہے، پانی کی دیو ہیکل لہریں نہ صرف کچھ گھروندوں کو بہا کر لے گئیں بلکہ بہت سی مضبوط عمارتیں بھی ان خونی لہروں کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئیں۔ ہمارے کچھ مذہبی رہنماء اور سیکولر دانشوار اس بحث میں الجھے ہوئے ہیں کہ اس قیامت کو عذاب کا نام دیں، آزمائش کہیں یا حکمرانوں کی ہمالی نا ہمالی اور کوتا ہیوں کا نتیجہ کہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کے حوالے سے یہ تینوں عوامل کسی نہ کسی انداز میں کار فرمان نظر آتے ہیں۔

اگرچہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اہل اقتدار نے سیالاب سمیت دیگر قدرتی آفات سے ممکن حد تک بچاؤ کے لیے کوئی عملی اقدام نہیں کیے۔ اگر 2010ء کی فلڈ کمیشن رپورٹ پر سنجیدگی سے عمل درآمد کر لیا جاتا تو حالیہ سیالاب کے نقصانات میں بڑی کمی واقع ہو سکتی تھی۔ لیکن مسلمانان پاکستان کو یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان ایک عام اسلامی ملک نہیں ہے بلکہ اس کے قیام کا تو واحد جواز اسلام ہے۔ اسلام اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی، گویا اپنے وجود کی نفی کے متراffد ہے۔ بہر حال ابھی بھی وقت ہے اس آزمائش اور تنبیہ سے سبق حاصل کر کے ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر توبہ کریں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاجی ریاست بنائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کے امیدوار بن سکیں اور ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

کی رائے کے مطابق یہ نزول کی ترتیب میں آخری آیت ہے جو نازل ہوئی ہے۔ فرمایا:

”اور ڈرو اس دن سے کہ جس دن تم لوٹا دیے جاؤ گے اللہ کی طرف۔ پھر ہر جان کو پورا پورا دے دیا جائے گا جو کماں اس نے کی ہوگی اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔“ (البقرہ: 280)

سود کی ممانعت کی آخری آیات کے بعد میں یہ آیت آئی ہے جس کا مطلب ہے کہ جب تک کل کی جوابد ہی کا احساس نہ ہو بندہ کوئی گناہ چھوڑنے کو تیار نہیں ہو گا اور اگر آخرت کا عقیدہ پختہ نہ ہو تو سود جیسا گناہ بندہ چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اللہ ہم سب کو آخرت کا لیقین عطا فرمائے۔

احادیث میں سود کا ذکر

حضرت جابر بن عبد اللہ سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود لینے والے اور کھانے والے پر، سود دینے اور کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گناہ کی شرکت میں) یہ سب برابر ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود خوری کے گناہ کے ستر حصے ہیں، ان میں ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرنا۔“ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن حنظله رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے پھر تین بار زنا کرنے سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔“ (مندرجہ)

”سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، پیتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔“ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میرا گزر ہوا ایک ایسے گروہ پر جن کے پیٹ گھروں کی طرح تھے ان میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو باہر سے نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا جبرا یک! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ سود خور لوگ ہیں۔“ (ابن ماجہ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایات ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں نے

”اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ کسی ناشکرے اور گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔“ (البقرہ: 276)

یعنی سود سے مال بڑھتے نہیں بلکہ بر باد ہوتے ہیں اور زکوٰۃ و صدقات سے مالوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد سن ۹۵ میں سود کی حرمت کے حوالے سے آخری آیات (البقرہ: 278 تا 281) نازل ہوتی ہیں۔ فرمایا:

”اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سود میں سے جو باقی رہ گیا ہے اُسے چھوڑ دو، اگر تم واقعی مؤمن ہو۔“ (البقرہ: 278)

اس آیت کے شروع میں بھی ایمان کا ذکر اور آخر میں بھی ایمان کا ذکر ہے۔ مطلب یہ کہ ایمان اور سود ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر سود خوری ہے تو حقیقی ایمان نہیں ہے، کلمہ گو مسلمان تو ہو گا۔ اگر حقیقی ایمان ہے تو آدمی سود سے ہر اعتبار سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ آگے فرمایا:

”پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔“ (البقرہ: 279)

جنگ کا مطلب ہے کسی ایک فریق کی تباہی اور جب اللہ سے جنگ پر کوئی آجائے تو اس کی تباہی کا عالم کیا ہو گا؟ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ یہ شدید ترین الفاظ ہیں جو قرآن پاک میں کسی اور گناہ کے عمل کے لیے نہیں آئے۔ آگے فرمایا:

”اور اگر تم توبہ کر لو تو پھر اصل اموال تمہارے ہیں۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔“ (البقرہ: 279)

تمہارا ظلم یہ ہے کہ تم لاکھ پر دو چار روپے بھی اوپر لو اور تمہارے ساتھ ظلم کیا ہو جائے گا جس نے تمہارا لاکھ لیا وہ تمہارا لاکھ بھی نہ لوٹائے۔ فرمایا:

”اور اگر مقروض تنگ دست ہو تو فراغی حاصل ہونے تک اسے مہلت دو۔ اور اگر تم صدقہ ہی کر دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔“ (البقرہ: 280)

یعنی اگر کوئی مقروض ہے اور اس کی مجبوری ہے تو اس کو تھوڑی مہلت دو اور اگر معاف کر دو تو اللہ کے نزدیک یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگلی آیت کریمہ آخرت کے بارے میں ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

ذوب کر پاگل بن جانے والوں کی دنیا میں بھی دیکھی جا سکتی ہے البتہ اس کی اصل کیفیت کاظہ رہ آخرت میں ہو گا۔ بندہ جس حال میں دنیا سے جاتا ہے اس حال میں کھڑا بھی کیا جا سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں ہے کہ ایک بندہ حالت احرام میں ہو اور لبیک اللہم لبیک کہہ کر اس کی موت آجائے تو وہ اسی حال میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ جو سود خور آج پاگل پنے میں بتلا ہیں وہ اسی پاگل پنے کی کیفیت میں اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا:

”اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں بیچ بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے بیچ کو حلال قرار دیا ہے اور رب اکو حرام ٹھہرایا ہے۔“ (البقرہ: 275)

یہ عقل پرستوں کے دلائل ہیں جو شیطان کے دروغانے میں آکر پاگل بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے کسی کولاکھ روپیہ دیا اور دس ہزار اس پر میں لے رہا ہوں تو یہ بھی تجارت کی طرح ہے۔ لاکھ روپے کی ایک چیز تھی جو میں نے ایک لاکھ دس ہزار میں بیچ دی۔ دس ہزار جیسے میں منافع لے رہا ہوں ایسے ہی میں ایک لاکھ دے کر دس پر دس ہزار سود لے رہا ہوں تو پھر فرق کیا ہوا؟ دونوں ایک جیسے ہی تو ہیں۔ بظاہر لگ رہا ہے لیکن ایک ریڑھی والے سے لے کر بڑی کمپنی چلانے والے تک سب کو پتا ہے کہ تجارت کے کہتے ہیں اور محض مال دے کر بیٹھ کر کمانا کے کہتے ہیں۔ جب رب نے کہہ دیا کہ سود حرام اور تجارت حلال ہے تو بس معاملہ ختم، یہاں ہماری ہمت نہیں ہے کہ اس کے جواب میں کوئی عقلی دلیل پیش کریں۔ آگے فرمایا:

”توجہ شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ بازاً گیا تو جو کچھ وہ پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہے۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔“ (البقرہ: 275)

پہلے کا معاملہ تو اللہ کے حوالے ہے لیکن ڈرتا پھر بھی رہے کہ پکڑا نہ جاؤں اور استغفار کرتا رہے لیکن اس کے بعد سود کھایا تو پھر معافی ہرگز نہیں۔ فرمایا:

”اور جس نے (اس نصیحت کے آجائے کے بعد بھی) دوبارہ یہ حرکت کی تو یہ لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“ (البقرہ: 275)

اللہ ہم سب کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ یہاں سود خوروں کا انعام بھی بتا دیا گیا۔ اگلی آیت میں فرمایا:

اس وقت بھی ملک کی صورت حال کیا ہے کہ عید الفطر کے موقع پر علماء کرام کو کہنا پڑا کہ اپنی زبانوں کو نظرول میں رکھیں کہ ملک کوتوڑ نے کی طرف لے جانے والی باتیں تو نہیں ہو رہی۔ اس وقت سیاست میں جو کچھ ہو رہا ہے، یہ سب مختلف نوعیت کی کیفیات عذاب ہوا کرتے ہیں۔ تنبیہات اور آزمائشیں ہوا کرتی ہیں۔

کرنے کا کام

سب سے پہلے تو ہم سب کو توبہ کرنی چاہیے۔ اپنے گناہوں کی رب سے معافی مانگنی چاہیے۔ امریکہ، ولڈ بنسک، آئی ایم ایف وغیرہ سب کے سامنے جھک کر دیکھ لیا اب ایک اللہ کی طرف جھکنے کی کوشش کرو۔ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر لیا تھا لیکن، ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غداری کی ہے جس کی وجہ سے ہم مصائب کا شکار ہیں۔ لہذا اصل توبہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کیے گئے وعدے کو پورا کریں اور اس ملک میں اسلام کو نافذ کرنے کی کوشش کریں۔ البتہ سر دست ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ملک میں اتنی بڑی تباہی آچکی ہے لیکن یہ اپنے سیاسی اکھاڑ پچھاڑ میں لگے ہوئے ہیں اور سیالب کے معاملے میں بالکل سیریں نہیں ہیں۔ اللہ ان کو ہدایت دے۔ ہمارے کرنے کا کام یہ ہے کہ ہم توبہ استغفار کرتے ہوئے سیالب زدہ بھائیوں کی مدد کریں۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء کو ہم متوجہ کریں گے کہ جہاں جہاں تنظیم کاظم قائم ہے وہاں اس نظم کے تحت متاثرین کی مدد کریں اور عوام سے ہم گزارش کریں گے کہ جس پر آپ کو اعتماد ہے اس ادارے کو امداد دیجئے۔ قرآن کہتا ہے:

”یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“
(ال مجرمات: 10)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب تک ایک مسلمان اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے تب تک اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی حاجت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ لہذا جس کو جتنی توفیق ہو اس کے مطابق وہ متاثرین کی مدد ضرور کرے۔ یہ بھی ہمارا امتحان ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا دینی، ملی، قومی فریضہ ہے۔ کسی کا امتحان شکر کا ہوگا اور کسی کا امتحان صبر کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بندوں میں شامل رکھے۔ آمین!



بستیوں پر فخر کرتے ہیں۔ مونہجو داڑو کے فنگشن میں سندھ حکومت کے کروڑوں روپے لگتے ہیں۔ یعنی ٹنوں مٹی تو نکال لی لیکن تھوڑی سی عبرت حاصل کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اوہم لازماً چکھائیں گے انہیں مزہ چھوٹے عذاب کا بڑے عذاب سے پہلے، شاید کہ یہ لوگ پلٹ آئیں۔“ (السجدہ: 21)

بڑے عذاب توقوم نوح، قوم هود، قوم صالح، قوم لوط پر آئے اور وہ قومیں مثادی کئیں۔ مگر ان بڑے عذابوں سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذابوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اللہ کی طرف لوٹیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے:

”بھروسہ میں فساد و فنا چکا ہے، لوگوں کے اعمال کے سب تاکہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا“ تاکہ وہ لوٹ آئیں۔“ (الروم: 41)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ دو مرتبہ فرماتا ہے کہ اگر اللہ ہر کرتوت پر پکڑنا چاہے تو اللہ ایک جاندار زمین پر نہ چھوڑتا لیکن کچھ اعمال کا مزہ ضرور چکھاتا ہے تاکہ لوگ اللہ کی طرف لوٹیں، توبہ کریں اور گناہوں کو چھوڑ دیں، اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں اور اللہ کے حضور استغفار کریں۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:

”کہہ دیجیے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر بھیج دے کوئی عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور ایک کی طاقت کا مزاد و سرے کو چکھائے۔ دیکھو کس کس طرح ہم اپنی آیات کی تصریف کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔“ (الانعام: 65)

اللہ نے قوم لوط پر اور پر سے پھر بھی برسائے، قوم شعیب پر شعلے بھی برسائے، قوم نوح پر طوفانی بارش بھی برسائی۔ فرعون اور آل فرعون کو غرق کر دیا گیا، قارون کو دھن ساد یا گیا۔ علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اوپر سے عذاب یہ بھی ہے کہ اللہ ظالم حکمرانوں کو مسلط کر دے یا ظالم قسم کے Bosses کو ایکپلاائز پر مسلط کر دے، یا ظالم قسم کے مالکان کو کراہیہ داروں پر مسلط کر دے۔ پھر نیچے کا عذاب یہ بھی ہے کہ عوام ان کے کنٹرول میں نہ ہو، اولاد مان باپ کے کنٹرول میں نہ ہو۔ تیسرا عذاب یہ ہے کہ اللہ گروہوں میں تقسیم کر دے اور ایک کی طاقت کا مزہ دوسرا کو چکھائے۔ یہ اللہ کے عذابوں کی کیفیت ہے۔

دیکھا ایک شخص نہر (اس کا رنگ خون کی طرح سرخ تھا) میں تیر رہا ہے اور اسے پھر وہ سے مارا جا رہا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ سود کھانے والا ہے۔“ (منداحم)

وہ مرے گا نہیں کیونکہ وہاں موت نہیں آئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”پھر نہ اس میں وہ مرے گانہ زندہ رہے گا۔“

(اعلیٰ: 13)

اللہ ہم سب کو جہنم کے عذاب سے بچائے اور اللہ سود کی ہر شکل سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

تنظیم اسلامی کے تحت انداد سودہم جاری ہے اور ان شاء اللہ 11 ستمبر تک جاری رہے گی۔ بہر حال اس وقت ملک ایک بہت بڑی آزمائش سے گزر رہا ہے کیونکہ ملک کے بہت بڑے حصے میں سیالب آچکا ہے۔ زندگی اجرین ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کہیں کہیں اپنے قانون عذاب کو بیان کیا ہے۔ اللہ کی طرف سے آزمائشیں آتی ہیں اور ان میں مقاصد ہوتے ہیں۔ یعنی سیالب، طوفان، قحط وغیرہ کا آجانا کوئی نہ کوئی مقصد رکھتا ہے۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اوہم نے نہیں بھیجا کسی بھی بستی میں کسی بھی نبی کو مگر یہ کہ ہم نے پکڑا اس کے بینے والوں کو سختیوں سے اور تکلیفوں سے تاکہ وہ گڑ گڑا نہیں (اور ان میں عاجزی پیدا ہو جائے)۔“ (الاعراف: 94)

یعنی ان آزمائشوں، طوفانوں کے آنے کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے دل نرم ہوں اور وہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور گڑ گڑا نہیں۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ جب کبھی سمندر میں طوفان کی پیشین گوئی ہوتی ہے تو قوم سڑکوں پر آ کر لہروں کو دیکھتی ہے اور پکنک مناتی ہے۔ پولیس والے سمندر کے آس پاس بیریز لگاتے ہیں لیکن من چلنے والے نوجوان ان کولات مار کر سمندر میں جا کر کھڑے ہوتے ہیں اور کثری کا نشان بناتے ہیں۔ ان اللہ و ان الیہ راجعون! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تو یہ تھا کہ جب کبھی کالی آندھیاں چلتیں، کالے بادل آسمان پر آ جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سجدہ میں چلنے جاتے۔ اس لیے کہ اس طرح کے طوفانوں سے ہی اللہ نے بعض بستیوں اور قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دا لاتھا۔ آج ہم ان کے کھنڈرات پر بڑے بڑے فنگشن منعقد کرتے ہیں اور ان

مصائب و مشکلات کی اسباب و علاج

مولانا رفیع الدین

چھنکارے اور نجات کی راہ اپنائے اس کے لیے درج ذیل
باقیں لکھی جاتی ہیں:
یہ دنیادار الامتحان ہے

ان مصائب کو برداشت کرنے اور ان کو آسان تر بنانے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ مومن کے لیے ہر وقت یہ تصور پیش نظر رہے کہ یہ دنیادار الامتحان ہے، یہ دارالقرار یادار البقا (دائی گھر) نہیں ہے، عمل کی جگہ ہے اور آخرت دارالجزاء ہے، وہاں بدلہ ملے گا، مزدور صحیح سے شام تک، کسان بولیائی سے لے کر کٹائی تک تمام تکالیف، سردی کی شدت، دھوپ کی حدت، اور عمل کی محنت اس لیے برداشت کرتا ہے کہ مزدور کو شام ڈھلنے پر اجرت کی امید اور کسان کو کٹائی کے وقت پھل کی توقع ہوتی ہے، مومن بھی دین پر عمل کی راہ میں مصائب کی بھیوں میں اپنے آپ کو اس لیے جلاتا ہے کہ اسے گناہوں کے میل سے پاک صاف ہو کر دخول جنت کی توقع ہوتی ہے، آخرت کے آرام و راحت اور وہاں کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کے مصائب؛ بلکہ یہاں کی اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی نعمت بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی، خدا کا دستور اس دنیا میں یہ ہے کہ جو بندہ جس قدر اللہ عزوجل کا مقرب و محبوب ہوتا ہے، اسی قدر اسے اس دنیا کے احوال و پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے، حدیث میں مومن کے لیے دنیا کو ”قید خانہ“ قرار دیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ قید خانہ میں آدمی کو گھر کی طرح سہولیات و آرام نہیں مل سکتا۔

چنانچہ احادیث میں مصائب کو اللہ سے تقرب و نزدیکی کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مصائب و شدائد میں سب سے زیادہ کون ہوتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے زیادہ مصائب و شدائد میں انبیاء ہوتے ہیں، پھر اس کے بعد درجہ بد درجہ دوسرے افضل لوگ، آدمی کی اس کی دینداری کے لحاظ سے آزمائش ہوتی ہے، اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ورنہ بلکی، آدمی پر مصائب کا سلسلہ اس وقت تک رہتا ہے کہ وہ روئے زمین پر بغیر گناہ چلتا ہے (یعنی مصائب کی وجہ سے اس کے سارے گناہ دھل جاتے ہیں)۔“ (مشکوہ شریف)

ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے: ”بُرَأَ بَلْهَ بُرَىٰ آزِمَائِشَ كَسَاطِحَ هُنَّاَ“ کے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ

ہو جاتا ہے۔ یہ مصائب و مشکلات، زندگی کے یہ نشیب و فراز، حیاتِ انسانی کو درپیش یہ اوچنجخچ اور اتار چڑھاؤکی کیفیات، جو بظاہر ناکامی و نامرادی کی تصویر نظر آتے ہیں، اگر ان کے حقائق و مضرات اور شرعی نقطہ نظر سے ان منقی احوال کا تجزیہ کیا جائے تو یہ مصائب مومن کے لیے خیر ہی خیر نظر آتے ہیں، ان ہی شروع و فتن کے بطن سے خیر و بھلائی کے پہلو وجود میں آتے ہیں۔

ان مصائب و مشکلات اور غم ہائے زمانہ کے تعلق سے علماء نے اس کے خیر و شر ہونے کا یہ معیار بتایا ہے کہ اگر ان مصائب و مشکلات میں انسان کا رجوع ذاتِ خداوندی کی طرف روز افزول ہے، اس کی عبادات و اطاعات اور ذاتِ باری کے ساتھ اس کے لئے اور لگاؤ میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے تو یہ مصائب و پریشانیاں اس کے حق میں رحمتِ خداوندی کے عناء میں ہیں، اگر وہ گناہ گار ہے تو یہ مصائب اس کے لیے کفارہ سے بات ہیں اور نیکوکار ہے تو بلندی درجات کا باعث ہیں، اس کے مقابل مشکل کی ان گھڑیوں میں اگر وہ معاصی اور گناہوں میں ہی دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے تو اس کے حق میں عقاب و سزا ہیں۔ اسی دستورِ خداوندی اور قانونِ الہی کو آیت کریمہ میں یوں بیان کیا گیا ہے: ”اوہم ان کو قریب کا عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھادیں گے، تاکہ یہ لوگ بازا آ جائیں۔“ (اسجدہ: 21)

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”یعنی آخرت کے بڑے عذاب سے قبل دنیا میں ذرا کم درجے کا عذاب بھیج دیں گے؛ تاکہ جسے رجوع کی توفیق ہو ذر کر اللہ کی طرف رجوع ہو جائے، کم درجہ کا عذاب یہ ہے کہ دنیا کے مصائب، بیماری، قحط، قتل، قید، مال و اولاد وغیرہ کی تباہی، وغیرہ۔“

بہر حال انسان کو اس کی اس زندگی میں مختلف پریشانیوں اور مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے وہ ان مصائب کو کیسے انگیز کرے اور کس طرح ان مسائل سے

انسانی زندگی سراسر مجموعہ اضداد ہے، خوشی و سرسرت اور رنج و غم کا عجیب سلسلہ ہے، پل میں مصیبت، پل میں راحت؛ لیکن نہ یہاں کے فرحت و سرور کے لمحات کو دوام ہے اور نہ درد والم کے صدمات کو قرار، ساری زندگی ہی تغیر و تبدل سے عبارت ہے، یہ زندگی اپنی تمام تمرسوں اور غنوں کے ساتھ پھول اور کانٹے، دھوپ و چھاؤں کا حسین امتزاج معلوم ہوتی ہے؛ البتہ یہ ضرور ہے کہ خوشی کے لمحات غیر محسوس طریقے پر گزر جاتے ہیں، ایک بھی مدت بھی خوشحالی و فارغ البالی، ہر طرح کے آسائش و آرام اور ہر طرح کے سامانِ راحت کے ساتھ بالکل معمولی سی نظر آتی ہے، اس کے بال مقابل مصائب و مشکلات کا معمولی سا وقفہ بھی بحرِ حیات میں تلاطم اور ہاچل پا کر دیتا ہے، بتائے درد کے لیے پل پل بھی کوہِ گراں اور بار خاطر ثابت ہوتا ہے، اسے انسانی فطرت کہیے کہ وہ آسمائش، درد والم اور رنج و غم کی ہلکی سی پھوار بھی اس کے لیے ساون کی برسات، طوفانِ بلا خیر اور معمولی سے گھڑی بھی سوہانِ روح بن جاتی ہے اور وہ سراپا تصویرِ الہ بن جاتا ہے، شکوہ و شکایت سے اس کی زبانِ معمور ہو جاتی ہے، وہ اپنی پھوٹی قسمت کو کوئے لگاتا ہے۔

لیکن ایک مومن کامل کا یہ شیوه نہیں کہ وہ مصائب و مشکلات کی گھڑیوں میں صبر کے دامن کو ہاتھ سے جانے دے، اس کی قوتِ ایمانی، ربِ کائنات کے ساتھ اس کے لگاؤ و تعلق کی مضبوط کیفیت اسے ان حالات کا پامردی واستقامت کے ساتھ مقابله کا سبق سکھاتی ہے، وہ ہر قسم کے منقی و ثابت احوال کو خدا کی مشیت گماں کرتا ہے، وہ اپنے وجود سمیت اس کو درپیش ہونے والے تمام احوال کو خداۓ ذوالجلال اور اس کے مالک حقیقی کا تصرف گردانتا ہے، اس طرح اس کی زبانِ شکوہ و شکایت، ناشکری اور لعن و طعن کے کلمات سے خالی ہوتی ہے، اور وہ فانی و عارضی مصائب کا ہنسی خوشی مقابلہ کرتے ہوئے رائیِ عالم بقا

جس قوم کو چاہتے ہیں اسے آزمائش میں بنتا کرتے ہیں، جو شخص اس آزمائش پر اللہ سے راضی رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی رہتے ہیں اور جو ناراض رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ ”(ریاض الصالحین) جو شخص مصائب میں دنیا کی عدم پائیداری، اس کے مقابل آخرت کی زندگی کے دوام و بقا اور مصائب میں اللہ سے قرب و نزد بھی کے تصور کو زہن میں رکھے گا، اس کی مشکلیں اس کے لیے کسی حد تک ضرور کم ہو جائیں گی۔

المصائب گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں

ہولناک و خطرناک عذاب سے نجیج جاتا ہے، اس کے بال مقابل جب اللہ عزوجل کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو دنیا میں اس کے گناہوں کی سزا کو روک لیتے ہیں، اور اسے روزِ قیامت پوری طرح وصول فرماتے ہیں۔ (ریاض الصالحین)

کبھی یوں ہوتا ہے کہ ایک بندہ مومن اُخروی اعتبار سے ایک مقام و مرتبہ کا حامل ہوتا ہے، وہ اپنی صحت مند، آرام وہ زندگی کے ساتھ اس مقام و مرتبہ کی جانب اس قدر سبک روی اور تیزگامی کے ساتھ بڑھتا ہوا نہیں ہوتا ہے، اللہ عزوجل اسے اس کے طے شدہ مقام تک پہنچانے کا سامان یوں فرماتے ہیں کہ اس پر مصائب و حادث کا بوجھ ڈال کر، اسے اندیشہ ہائے زمانہ اور غم ہائے زمانہ میں بنتا کر کے اسے اس کے طے شدہ مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: ”جب بندہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک مرتبہ کا حامل ہوتا ہے، جسے وہ اپنے عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی جان یا مال یا اس کی اولاد میں مصیبت بنتا کرتے ہیں، پھر اسے ان مصائب پر صبر کی توفیق دیتے ہیں، پھر اسے من جانب اللہ طے شدہ مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔“ (مشکوٰۃ شریف)

مصائب کے نعمت خداوندی ہونے پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے: ”جس وقت روزِ قیامت دنیا میں مصائب برداشت کرنے والوں کو ثواب دیا جا رہا ہوگا، اس روز اہل عافیت بھی یہ چاہیں گے کہ کاش! ان کے جسم کی کھال دنیا میں قینچیوں سے کائی جاتی۔“ (مشکوٰۃ شریف)

ایک روایت میں مصائب و مشکلات کے گناہوں کے ازالہ میں اثر انگیزی کو بیان کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی حدیث قدسی کی شکل میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں: ”میری عزت و جلال کی قسم! جس شخص کی میں مغفرت اور بخشش کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کے جسم کو بیماری میں ڈال کر اور اس کی روزی کو تنگ کر کے اس کی ہر غلطی اور گناہ کو مٹا دیتا ہوں۔“ (مشکوٰۃ شریف)

مصائب میں دعاوں کا اہتمام

جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مصائب میں بندہ کا رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھ رہا ہے تو یہ مصائب اس کے حق میں رحمت خداوندی کے نزول کے عنوان ہیں؛ لیکن بندہ چونکہ کمزور و ناتوان ہوتا ہے، وہ اس کے گناہوں کی سزا دے دیتے ہیں اور وہ آخرت کے

مصائب و آلام اور اس کے دردوں کو دور کرنے اور ان مصائب و پریشانیوں کے بادولی سے لطف خداوندی اور عنایات ایزدی کی بارش کے متلاشی کے لیے یہ بھی ایک آسان نسخہ ہے کہ وہ بیماریوں، پریشانیوں، تنگیوں و تنگ دستیوں میں اجرِ خداوندی، ثواب آخرت، گناہوں اور خطاؤں سے پاکی کی بشارتوں کو بھی پیش نظر رکھے، اس طرح اس کے مصائب اس کے لیے ایمان و یقین کی تازگی، فکرِ آخرت میں اضافہ اور پائے ثبات واستقامت میں مضبوطی کا باعث ہوں گے۔ ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”مردِ مomin کو جو بھی دکھ درد، جو بھی بیماری و پریشانی، جو بھی رنج و غم اور جو بھی اذیت و تکلیف پہنچتی ہے؛ یہاں تک کہ جو کاشا بھی اس کو چھتنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کی صفائی کر دیتا ہے۔“ (ریاض الصالحین) ایک دوسری روایت میں ہے: ”بندہ مومن کو جو بھی کائنے وغیرہ کی تکلیف پہنچتی ہے، تو اللہ عزوجل اس طرح گناہوں کو جھاڑ دیتے ہیں، جیسے سوکھا درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔“ (حوالہ سابق)

”بعض مومن مرد اور بعض مومن عورتوں پر مصائب و حادث کبھی ان کی جان، کبھی ان کے مال اور کبھی ان کی اولاد پر اس طرح آتے ہیں کہ (اس کے نتیجے میں اس کے گناہ جھٹڑ جاتے ہیں) اور وہ مرنے کے بعد اللہ عزوجل سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔“ (مشکوٰۃ شریف)

دنیا کے مصائب اور آزمائشیں آخرت کے عذاب و عقاب کے مقابلے میں کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں رکھتے، بسا اوقات اللہ عزوجل ان تکالیف و بلیات کے ذریعے بندہ کے ساتھ خیر خواہی کا ارادہ فرماتے ہیں، وہ اس طرح کہ اسے عذاب آخرت سے بچانے کے لیے دنیا ہی میں اس کے گناہوں کی سزا دے دیتے ہیں اور وہ آخرت کے

رحمت خداوندی کا ادارہ کر سکتا، وہ اپنی آخرت کے بناؤ و بگاڑ کے پہلو سے واقف نہیں ہوتا، وہ دوسروں کے مانند اپنے کو بھی خوشحال و فارغ البال دیکھنا چاہتا ہے اور وہ حقیقت میں بھی مصائب کو برداشت کرنے کی سکت بھی اپنے اندر نہیں پاتا؛ اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کو طلب کرتا ہے، دعاوں کے اہتمام کے ذریعہ بارگاہِ خداوندی میں اس بات کی التجاکرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بیماری کی نعمت کو صحت کی نعمت اور بے روزگاری کی نعمت کو روزگاری کی نعمت سے بدل دے، دراصل اللہ تعالیٰ بندہ کو بتلائے مصیبتو کے اس کی عاجزی و بندگی کے مظاہر کو دیکھنا چاہتے ہیں، ظاہر ہے دعا سے بڑھ کر اپنی عاجزی و بے نسبتی کا اظہار بندہ اپنے دوسرے اعمال کے ذریعہ کہاں کر سکتا ہے؟ بلکہ دعا کو احادیث میں حاصل عبادات قرار دیا گیا ہے۔

المصائب میں بتلائی شخص ان دعاوں کا خوب اہتمام

کرتا ہے: ((اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكْلِنْيَ إِلَيْيَ الْيَتَامَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَضْلِلْنِي لِي شَانِي كَلَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ”اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں تو مجھے پل بھر بھی میرے سپردہ کراور میرا سارا حال درست فرمادے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ((یا حَسْنَی یَا قَيْمَوْمَ بَرْ حَمْتِیْکَ أَسْتَغْفِیْنَتْ)) ”اے زندہ اور اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کرتا ہوں۔“ (اللہ، اللہ رَبِّنِی، لَا أَشْرُكْ بِهِ شَيْئًا) ”اللہ! اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں بناتا۔“ ان دعاوں کو مصائب اور پریشانیوں کے دفاع میں خوب اثر ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضراتِ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کو مصائب اور مشکلات کے وقت انہی دعاوں کی تلقین فرمائی تھی۔ (حیاتِ الصحابة) دعاوں کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے، اس کے الطاف و عنایات، اور عطا یا وفا و اشادات کے دائرہ میں آ جاتا ہے، اس طرح اس کے مصائب آسانیوں سے بد نے شروع ہو جاتے ہیں۔

المصائب میں نیک لوگوں سے مشورہ کی اہمیت

آدمی خواہ جس قسم کی بھی پریشانی میں بتلا ہو، خواہ بیماری یا تکلیف میں، یا افلات و تنگی میں یا قرض و بیماری کی پریشانی میں، ان بیماریوں اور پریشانیوں میں آدمی اپنے آپ کو یکا و تھا تصور کرتا ہے، وہ اپنی عقل و تدیر اور بسا اوقات ہر طرح کے ظاہری اسباب کے اختیار کرنے کے بعد بھی اسے پریشانیوں سے باہر نکلنے کی کوئی صورت یا را نظر نہیں آتی، دعاوں کے خوب اہتمام کے باوجود اس

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(18 اگست 2022ء)

جمعرات (18 اگست) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز عصر ”انداد سودہم“ کے حوالہ سے پریس کلب لاہور میں پریس کانفرنس کی۔

جمعہ (19 اگست) کو قرآن اکیڈمی ماذل ٹاؤن میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں نائب ناظم اعلیٰ شرقی زون کے ہمراہ حلقة سرگودھا کے طے شدہ پروگرام کے مطابق سرگودھا کے لیے روانگی ہوئی۔ بعد ازاں مغرب جعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے زیر اہتمام جامع مسجد حنفیہ میں ”سودکی سیاہ کاریاں“ کے موضوع پر خطاب کیا۔

ہفتہ (20 اگست) کی صحیح حلقة کے ناظم مالیات کے گھر پر ناشتے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر حلقة کے معاونین سے ملاقات کی۔ وہاں سے فراغت کے بعد منفرد اسرہ چک 90 جنوبی میں نقیب اسرہ اور رفقاء سے ملاقات کی۔ 9:00 بجے ”مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق“ اور انداد سود کے حوالے سے خطاب کیا۔ اس پروگرام میں شرکاء کی کل تعداد 2 ہزار کے لگ بھگ تھی، جن میں علاقے کی سرکردہ اور دینی شخصیات بھی شامل تھیں۔ بعد ازاں 11:00 بجے دن مسجد جامع القرآن سرگودھا پہنچے جہاں پر تمام مکاتب فکر کے دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین (جن کی تعداد 25 تھی) سے ملاقات کی۔ تعارف کے بعد امیر محترم نے انداد سود کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت و فاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عملدرآمد کے لیے آمادہ نہیں ہے، لہذا اس کے خلاف بھرپور تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔ تمام علماء کرام نے امیر محترم کی تائید کرتے ہوئے مقامی سطح پر مشترکہ لائج عمل کے لیے متحده علماء کونسل کا اجلاس بلائے جانے پر اتفاق کیا۔ بعد نماز عصر نائب ناظم اعلیٰ اور امیر حلقة کے ہمراہ جوہر آباد کے لیے روانگی ہوئی۔ وہاں پر بعد نماز مغرب ریڈ رکانج میں ”موجودہ حالات میں راہ نجات“ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں پندرہ سو کے قریب لوگ شریک ہوئے، رات وہیں قیام فرمایا۔

اتوار (21 اگست) کو بعد نماز فجر سورۃ توبہ کی آیات 111، 112 کا درس دیا۔ 8:00 بجے حلقة کے رفقاء سے ملاقات کی۔ امیر حلقة نے حلقة کے ناظم کا تعارف پیش کیا اور نئے رفقاء کا تعارف کروا یا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ مبتدی و ملتزم رفقاء نے امیر محترم سے بیعت مسنونہ کی۔ اس کے بعد جوہر آباد البر کہ ہال میں ”خواتین کی دینی ذمہ داریوں“ کے موضوع پر تقریباً 50 منٹ خطاب فرمایا۔ وہاں سے فراغت کے بعد فیصل آباد ایئر پورٹ سے کراچی کے لیے روانہ ہوئے۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

رفقاء متوجہ ہوں

مسجد جامع القرآن کمپلیکس پیسوٹ نزد نیلوار اسلام آباد، میں

16 تا 18 ستمبر 2022ء (بروز جمعہ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

اور مدرسین ریفریشن کورس (نئے و متوقع مدرسین کے لیے)

مدرسین ریفریشن کورس کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ مدرسین ریفریشن کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

منیج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ☆ محاضراتِ حدیث: ازڈاکٹر محمود احمد غازی (باب 7 تا 12)

زیادہ سے زیادہ مدرسین رفقاء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔ (موسیٰ کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں)

برائے رابطہ: 0334-5309613/051-4866055

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

کے مصائب ختم ہونے کا نام نہیں لیتے، ان مصائب میں سکون و راحت کے متلاشی کے لیے ایک لازمی امر یہ بھی ہے کہ وہ اس بارے میں نیک لوگوں اور اللہ والوں سے مشورہ طلب کرے! ان کے بتائے ہوئے رہنمایانہ خطوط پر اپنی زندگی کی گاڑی کو آگے بڑھائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باوجودے کہ آپ کو مشورہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی؛ لیکن دشوار گزار اور کٹھن مراحل میں صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم طلب کرتے تھے، صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم، انہم کرام اور بزرگان دین اور علماء و صلحاء کا بھی معمول رہا ہے کہ وہ مصائب میں اللہ والوں سے رجوع کرتے ہیں۔

مصائب میں تدبیر سے نہ چوکے

پریشان حال شخص اگر بیمار ہے تو یوں ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرا بیٹھانا رہے، تقدیر کا بہانہ بنانے کر تدبیر سے نہ چوکے؛ بلکہ علاج و معالجہ کرے، اگر بے روزگار ہے تو حصولِ رزق کے لیے سعی و کوشش کرے، اگر اولاد کی نافرمانی سے دوچار ہے تو ان کی اصلاح کی راہیں اختیار کرے، غرضیکہ مصائب کو دور کرنے کے لیے آدمی مذکورہ بالا امور کے ساتھ اپنی مقدور بھرا سباب و ذرائع کی دنیا میں کوشش بھی کرے؛ البتہ تمام محنت و مجاهدے اور علاج و معالجہ کے بعد اس کے نتیجے صحت یابی اور رزق کی کشاکش وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے۔ تدبیر یہ تقدیر سے فرار نہیں ہے؛ بلکہ بقول حضرت عمر بن الخطاب کے تدبیر کرنا دراصل یہ اللہ کی تقدیر سے اسی کی تقدیر کی طرف بھاگنا ہے، جب حضرت عمر بن الخطاب کو تدبیر کے اختیار کرنے پر تقدیر سے فرار کا طعنہ دیا گیا تو آپ نے فرمایا، ہم تقدیر سے فرار اختیار نہیں کر رہے؛ بلکہ: ((نَفَرَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ إِلَى قَدْرِ اللَّهِ)) ”ہم اللہ کی تقدیر سے اس کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔“ (بخاری) توکل کی حقیقت بھی دراصل اسباب کو اختیار کرنے کے بعد نتیجہ کو ذاتِ خداوندی کے حوالہ کرنا ہے اور انہیں کو اللہ تعالیٰ نے محبوب قرار دیا ہے: ((إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ)) ”اللہ تعالیٰ توکل اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

اس تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو مصائب کیوں درپیش ہوتے ہیں، اور ان مصائب و متابعہ سے انسان اپنے آپ کو کیوں کرناکال سکتا ہے؟ اگر مصائب میں انسان مذکورہ بالا امور کو ملاحظہ رکھے تو کچھ بعید نہیں کہ اس کے مصائب نعمتوں سے بدل جائیں یا ان مصائب میں ضرور کی واقع ہو۔

الانسان مالم يعلم۔ ”انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔“ (العلق: 5) اور جس علم تک رسائی کا کوئی ذریعہ دنیا کے بڑے بڑے علم کے دعویداروں کے پاس نہیں! آئیے ایک منظر دیکھیے، تازہ بیکھیے۔

ایک بار مکہ میں قحط پڑا۔ لوگوں نے ابوطالب سے درخواست کی کہ آپ بارش کے لیے دعا کیجیے۔ (قبل از اسلام بھی کفار مکہ بارش برسانے، طلب کرنے کا طریقہ جانتے تھے! آج کا انسان ان سے زیادہ جاہل ہو گیا۔ محکمہ موسمیات سے پوچھ کر دم سادھ لیتا ہے!) ابوطالب کی کفالت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ ابوطالب کے ساتھ ایک بچہ تھا جو ابراً لود سورج معلوم ہوتا تھا۔ (آخر کو ”سراجِ منیر“ کہلایا جانا تھا!) ابوطالب آپ کو لے کر ایک مجمع کے ساتھ حرم میں داخل ہوئے اور آپ کی پشت کو خانہ کعبہ کے ساتھ لگا دیا۔ آپ نے بطور تضرع والتجاء، انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ بادل کا ایک تکڑا بھی اُس وقت آسمان پر نہ تھا۔ اشارہ کرتے ہی ہر طرف بادل امدا آئے۔ آسمان بادلوں سے ڈھک گیا۔ بارش خوب بری، شادابی چھا گئی۔ ابوطالب آپ کی خیر و خوبی سے واقف تھے۔ اس بارے شعر کہا: ”ایسے روشن اور منور کہ ان کے چہرے کی برکت سے خدا سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو تیکیوں کی پناہ اور بیواؤں کا ماموی و ملجا ہے۔“

لہذا ہمارا انحصار صرف بے روح بے جان سائنس پر نہیں، قرآن اس کے وجود کو روح عطا کرتا ہے۔ ہمارے دنیاوی علم کو خالق سے جوڑ کر ایمان افروز کر دیتا ہے۔ سائنس مون کا خدا نہیں۔ محض ایک ہتھیار، طریق کار اور ایک سواری ہے، جس کی سرکشی پر وہ شبخن الذی سخّر لنا هذَا پڑھ کر، اسے مسخر کر لیتا اور ہمہ پہلو استعمال کرتا ہے۔ نہ اس سے منہ موڑتا اور رد کرتا ہے، نہ اسے خدا بنا کر پوچتا اور اعصاب پر سوار کرتا ہے!

قرآن مسلسل قوموں پر آنے والے عذابوں کا تذکرہ کرتا ہے۔ پوری انسانیت کی مستند اور کامل ترین تاریخ سامنے لا رکھتا ہے۔ لاریب فیہ... جس میں کوئی شبہ نہیں! یہ کھدائیاں کر کے ناموں زبانوں کے کتبوں سے جوڑ جاڑ کر کھڑی اور کھڑی گئی تاریخ نہیں، رب تعالیٰ کے کامل ترین ازل تا ابد پر محیط علم پر بنی ہے، جس کے ہم وارث ہیں۔ سیلا بول کی تاریخ سورہ ہود میں قوم نوح اور سورہ سبا میں قوم سبا کے بند توڑ سیلا ب میں واضح پڑھی جاسکتی ہے۔ سورۃ القمر میں پر درپے رسولوں کے جھٹلائے

غم جاں بیال نہ ہو پائے

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

نہیں آتا۔ گلوبل وارمنگ میں بہ ساز اور بہ باز عالمی ہے۔ 3 کروڑ آبادی جو اس کے تھیزے کے کھارہی ہے۔ گھر بار، اولاد، عزیز و اقارب، چشم زدن میں دنیا تپٹ ہو گئی۔ ایک لامتناہ کرب سے سیلا ب زدگان گزر رہے ہیں اور ایک در دا لم اس فرد کا ہے، جو اپنے ان بھائی بندوں کی کسپہری اور اللہ کے غصب کے دو ہرے احساس تلتے پس رہا ہے۔ سندھ میں 784 فیصد معمول سے زیادہ بارش اس ماہ ہوئی۔ بلوجستان میں 496 فیصد زیادہ حد توزیع کی بارش برسی۔ 5 لاکھ گھروں کو نقصان پہنچا۔ 31 لاکھ افراد بے گھر، ایک ہزار سے زائد بشویں بچے جاں بحق ہوئے۔ سات لاکھ سے زائد مویشی بہہ مر گئے۔ ہزاروں کلو میٹر سڑکیں اور ٹلیں (جن پر بیس سال نیٹو سپلائز ہوئیں) بہہ گئیں۔ رابطے کٹ گئے۔ فصلوں کا اربوں کا سرمایہ ڈوب گیا۔ سندھ میں کپاس اور کھجور کی فصل مکمل تباہ ہو گئی۔ انسانوں کی بے بسی، بے چارگی، ننھے بچوں کی لاشیں رنج والم سے ادھ موالی کی دیتی ہیں۔ کمال حوصلہ ہے خبروں کے چینل والوں کا کہ تھرکتی موسیقی کے پیچ یہ ساری خبریں سناتے زبان نہیں اٹکتی مختلکتی؟ یہ تضاد محسوس نہیں کرتے؟ موسیقی پر رقص کرتی موت؟

طفوان، سیلا ب، یہ آسمانی آفات کہاں سے آتی اور کیوں اچانک گرفت میں لے لیتی ہیں؟ آج کی سیکولر دنیا میں خدا کی سائنس کی ہے۔ وہ کچھ حقائق بتا کر، گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلیوں کی کہانیاں سنائے، حکومتوں، کارخانوں اور صنعتی کیمیائی فضلے کو مورد الزام ٹھہرا کر آگے چل دیتی ہیں۔ یہ الگ داستان ہے کہ پوری زمین پر اندھا دھنڈ پھاڑے جانے والے بہوں، میزاںکوں کے دھماکوں سے بھی توجہات کا مرکز درست رکھیے۔ درست دروازہ مدد کے لیے ہٹکھٹائیے۔ زمینی حقائق کے ساتھ کائنات میں اخلاقی قانون بھی کار فرما ہوتا ہے۔ بادلوں کو برسانے اور رکوانے کے لیے ہاتھ انھانے پڑتے ہیں! اپنا وہ علم بھٹنے سے 65 تا 75 فیصد اوزون کی حفاظتی تہہ تباہ ہو جاتی ہے، 15 سال لگتے ہیں اس کی بہتری میں۔ اس کا تذکرہ ذریعے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سینے سے منتقل ہوا۔ عَلَمَهُ ہیر و شیمانا گاسا کی کے باوجود امر کی جنگی جرام میں سامنے

تباہ کن سیلا بوں نے ہر ذی شعور ذی حس کو ہلا مارا ہے۔ 3 کروڑ آبادی جو اس کے تھیزے کے کھارہی ہے۔ گھر بار، اولاد، عزیز و اقارب، چشم زدن میں دنیا تپٹ ہو گئی۔ ایک لامتناہ کرب سے سیلا ب زدگان گزر رہے ہیں اور ایک در دا لم اس فرد کا ہے، جو اپنے ان بھائی بندوں کی کسپہری اور اللہ کے غصب کے دو ہرے احساس تلتے پس رہا ہے۔ سندھ میں 784 فیصد معمول سے زیادہ بارش اس ماہ ہوئی۔ بلوجستان میں 496 فیصد زیادہ حد توزیع کی بارش برسی۔ 5 لاکھ گھروں کو نقصان پہنچا۔ 31 لاکھ افراد بے گھر، ایک ہزار سے زائد بشویں بچے جاں بحق ہوئے۔ سات لاکھ سے زائد مویشی بہہ مر گئے۔ ہزاروں کلو میٹر سڑکیں اور ٹلیں (جن پر بیس سال نیٹو سپلائز ہوئیں) بہہ گئیں۔ رابطے کٹ گئے۔ فصلوں کا اربوں کا سرمایہ ڈوب گیا۔ سندھ میں کپاس اور کھجور کی فصل مکمل تباہ ہو گئی۔ انسانوں کی بے بسی، بے چارگی، ننھے بچوں کی لاشیں رنج والم سے ادھ موالی کی دیتی ہیں۔ کمال حوصلہ ہے خبروں کے چینل والوں کا کہ تھرکتی موسیقی کے پیچ یہ ساری خبریں سناتے زبان نہیں اٹکتی مختلکتی؟ یہ تضاد محسوس نہیں کرتے؟ موسیقی پر رقص کرتی موت؟

طفوان، سیلا ب، یہ آسمانی آفات کہاں سے آتی اور کیوں اچانک گرفت میں لے لیتی ہیں؟ آج کی سیکولر دنیا میں خدا کی سائنس کی ہے۔ وہ کچھ حقائق بتا کر، گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلیوں کی کہانیاں سنائے، حکومتوں، کارخانوں اور صنعتی کیمیائی فضلے کو مورد الزام ٹھہرا کر آگے چل دیتی ہیں۔ یہ الگ داستان ہے کہ پوری زمین پر اندھا دھنڈ پھاڑے جانے والے بہوں، میزاںکوں کے دھماکوں سے بھی توجہات کا مرکز درست رکھیے۔ درست دروازہ مدد کے لیے ہٹکھٹائیے۔ زمینی حقائق کے ساتھ کائنات میں اخلاقی قانون بھی کار فرما ہے۔ بادلوں کو برسانے اور رکوانے کے لیے ہاتھ انھانے پڑتے ہیں! اپنا وہ علم بھٹنے سے 65 تا 75 فیصد اوزون کی حفاظتی تہہ تباہ ہو جاتی ہے، 15 سال لگتے ہیں اس کی بہتری میں۔ اس کا تذکرہ ذریعے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سینے سے منتقل ہوا۔ عَلَمَهُ ہیر و شیمانا گاسا کی کے باوجود امر کی جنگی جرام میں سامنے

جانے اور مہلت عمل طویل دیے جانے کے بعد پانچ قومیں جس طرح عذابوں میں پکڑی گئیں، عبرت آمیز ہے۔ بالآخر طوفان نوح تھما کیسے، کس نے جاری کیا، کس نے روکا، کس کو بچایا کس کو ڈبویا، وجہات کیا تھیں، سب ہمارے لیے اظہر من الشّمس ہے! سورہ ہود، آیات 25 تا 48 پڑھ لیجیے۔ یہ غرقابی کا سمندر تھما کیسے؟ ”حکم ہوا: اے زمین اپنا سارا پانی نگل جا اور اے آسمان رک جا! چنانچہ پانی زمین میں بیٹھ گیا، فیصلہ چکا دیا گیا، اور کشتی جودی پر ٹک گئی۔“ ہم اللہ سے عجز و گلوگیری کے ساتھ بہ چشم نم سر بسجود ہو کر اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے اس کی مغفرت و رحمت کو پکارتے ہیں۔ میرے رب تو نے یقین دہانی کروائی تھی: وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ... تُو اپنے نادان، بھول جانے والے بندوں کی کرتتوں پر درگزر کیے چلا جاتا ہے، کیونکہ تیری رحمت وَسَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ... ہر شے پر محیط اور ہمارے عیبوں اور گناہوں لوڈھان پ لینے کو کافی ہے۔

یا اللہ! تجھے تیری شان کریمی کا واسطہ ہے، رحم کر اس مسکین غریب بوڑھے پر جو اپنے گھر میں گردن تک پانی میں ڈوباس پر دو دیکھے (اپنی کل متاع!) انھائے پانی کی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں ہے۔ وہ بے یار و مددگار باہمت بے وسیلہ عورت جو شانوں تک پانی میں ٹوکری سر پر رکھے جس میں اس کا معصوم سال بھر کا بچہ بیٹھا ہے، سہارے، کنارے کی تلاش میں ہے! ہمارے حالوں پر رحم فرم۔ وہ پانچ نئھی مٹی کچھر میں لتھڑی لاشیں، جو یوں تو جنت کی پھلواریوں میں ابراہیم خلیل اللہ کو سونپ دیے گئے پھول بن چکے ہوں گے، مگر یہاں ہمارے کیجیے شق کرنے اور ہماری خطاؤں کا احساس دینے کے لیے کافی ہیں۔ اس حال میں بھی ڈنڑاڑانے والوں، سیاست بازی لاشوں پر کرنے والوں کو نہ دیکھ، پاکستان پر رحم کر جس کی 75 سال کی عمر کا لمحہ صرف تیری چشم پوشیوں اور عنایتوں اور ہمارے گناہوں کی داستان ہے۔ اخبار کے صفحے کے ایک طرف یہ بلکتی تصاویر ہیں اور دوسری طرف شوبز کی حسیناوں قتالاوں سے سمجھی ہے۔ کالی اسکرینوں پر نہ ڈراموں کھیل تماشوں میں کوئی کمی ہے، نہ مساجد خوف سے لرزائیں تیرے حضور جھکنے والوں سے بھری ہیں۔ اللہ! دل تیری دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ صرف قلوبنا علی طاعتک ہمارے دل اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ اپنے دین پر جمادے۔ (آمین!)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تم

ایسے کام کیا کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بال سے باریک اور معمولی نظر آتے ہیں، لیکن ہم ایسے کاموں کو عہد نبوی میں مہلکات میں شمار کرتے تھے۔“ (بخاری) عام انسانوں پر یہ افتاد کیوں ٹوٹی؟ امام احمد حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس قوم میں گناہوں کا ارتکاب ہوا اور بد کرداروں کے مقابلے میں دوسرے لوگ غالب ہوں (تعداد میں بھی زیادہ ہوں) اور پھر بھی وہ ان کو نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ تمام پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا۔“ بے شمار ہلاکت خیز، ایمان شکن اقدامات سبھی حکومتوں کی جانب سے، بد کرداروں، اشرار

مصطفیٰ سے نجات کے لیے کثرت سے کار خیر کریں

امام و خطیب مسجد الحرام شیخ ڈاکٹر اسماء خیاط

نے ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ جو شخص اپنے مسلم بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے گا اللہ تعالیٰ اس کا دکھ درد در کرتا رہے گا۔ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ دنیا میں مسلمان کی تکلیف دور کرنے والے کو قیامت کے دن بہت بڑا جر ملے گا اور وہ اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کرے گا۔ دنیا اور آخرت کی تکلیف میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ امام حرم نے کہا کہ تمام مسلمان اپنے دینی بھائیوں کے حقوق بڑھ چڑھ کر ادا کریں۔ اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ برا بائیوں کے اثرات سے چھکا را حاصل کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔ مغفرت طلب کرنا پیغمبروں اور نبیوں کا شیوه ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ قرآن پاک میں بابا آدم، اماں حوا پیغمبر، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت مویٰ اور حضرت داؤد پیغمبر کی دعاؤں کا تذکرہ کر کے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اعظم و آخر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور اہل ایمان کے لیے مغفرت طلب کرنے کا حکم دیا۔ امام حرم نے توجہ دلائی کہ پیغمبر اسلام کثرت سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔ وہ ایک مجلس میں 100 بار استغفار پڑھتے تھے۔ ہر نماز کے بعد 3 بار استغفار کا اہتمام فرماتے تھے۔ استغفار نیک بندوں کا شیوه اور خدا ترسوں کی شاخت ہے۔ انہوں نے زائرین سے کہا کہ وہ کثرت سے استغفار کریں۔ ایسا کریں گے تو ان کی زندگی برکتوں سے مامور ہو جائے گی اور ان کے گناہ مٹ جائیں گے۔

مکہ مکرہ... مسجد الحرام کے امام و خطیب شیخ ڈاکٹر اسماء خیاط رضی اللہ عنہ نے خطاب جمعہ میں فرزندان اسلام کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ آلام و مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لیے کثرت سے کار خیر کریں۔ امام حرم نے توجہ دلائی کہ دن رات کی آمد و شد کے ساتھ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ آلام و مصائب اور دکھ درد کے واقعات انسان کی زندگی پر چھا جاتے ہیں۔ ذہنی، جسمانی، مالی تکلیفیں، وطن عزیز پر آفت دیکھ کر انسان تنگ دل ہو جاتا ہے۔ اس کی آرزو ہوتی ہے کہ اس کا دکھ درد در دور ہو، اس کی تکلیف ختم ہو، ایسے عالم میں وہ رب العالمین کو ترپ کے ساتھ یاد کرتا ہے۔ مصیبت سے نجات دلانے کی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی دکھ درد در دور کرنے والی واحد ہستی ہے۔ امام حرم نے دکھ درد کے عالم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات کا تذکرہ کرتے ہوئے حاضرین کو تلقین کی کہ وہ اس حوالے سے سیرت طیبہ اور احادیث مبارکہ میں منقول دعاؤں کا اہتمام کیا کریں۔ امام حرم نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ترغیب دیا کرتے تھے کہ آفات و مصائب سے بچاؤ کے لیے اچھے کام کثرت سے مسلسل کیا کریں۔ امام حرم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو دینی اخوت کی لڑی میں پروردیا ہے۔ سب اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی اور بھنیں ہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے کہ تمام اہل ایمان دکھ درد میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ اہل ایمان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھیں۔ امام حرم نے توجہ دلائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

پاکستان میں حالیہ سیلابی صورتِ حال، آزمائش یا عذاب؟

حبیب الرحمن

2019ء کے آخر میں چین سے پھیلے والا دائرس "کورونا" جو دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا میں تیزی سے پھیلتا چلا گیا، وہاں پاکستان کیوں نا پہنچتا، مارچ 2020ء میں پاکستان میں کیسز رپورٹ ہونا شروع ہوئے جواب تک 30 ہزار سے زائد جانیں نگل چکا ہے، متاثرین کی تعداد تقریباً 16 لاکھ بتاتی ہے۔

اور اب یہ سیلابی صورتِ حال، جنوبی پنجاب، اندرودن سندھ اور تقریباً پورا بلوچستان، متاثرین، ہلاکتیں اور مالی نقصان کا تخمینہ اگرچہ حکومت نے لگایا تو ہے، لیکن یقین سے بھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

اب اس بات کا فیصلہ کرنے کے لیے کہ یہ آزمائش ہے یا عذاب ایک ٹیسٹ کیس کا اور جائزہ لیتے ہیں، جیسے پاکستان میں آنے والی قدرتی آفات کو نکات کی صورت میں قارئین کے سامنے رکھا ہے، جی بالکل اسی طرح..... تو آئیے، پاکستان کو معرض وجود میں آئے 75 سال مکمل ہو گئے ہیں، جائزہ لیتے ہیں،

1948ء میں اسٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر بانی پاکستان محمد علی جناح نے فرمایا: "ہمیں مساوات اور معاشرتی انصاف کے حقیقی اسلامی تصور پر مبنی ایک معاشی نظام دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔"

1956ء اور 1962ء کے آئین میں ربا کے خاتمے کی شق شامل کی گئی۔

1969ء اسلامی مشاورتی کونسل نے ملک میں راجح نظامِ بینکاری کے تحت جاری کئے جانے والے قرضوں اور اسکیموں کو سودی قرار دے دیا۔

1973ء دستورِ پاکستان کی دفعہ 38 ایف میں طے کیا گیا کہ سود کو جلد از جلد ختم کرنا ریاست کی منصبی ذمہ داری ہے۔

1977ء اسلامی نظریاتی کونسل کو غیر سودی معیشت کے قیام کے لیے سفارشات مرتب کرنے کا کام تفویض کیا گیا۔

1980ء میں اسلامی نظریاتی کونسل نے سفارشات اور Constitutional Process کو اپنی حتمی رپورٹ کے طور پر پیش کی جسے بعد میں استفادہ عام کے لیے شائع بھی کر دیا گیا۔

1981ء میں ضیاء الحق صاحب کے دور میں

اگست 1976ء، جون 1977ء، جولائی 1978ء اور پھر اگست 1988ء میں بار بار پاکستان کو اللہ کی جانب سے سیلاب کی صورت میں وارنگ ملتی رہی، جس میں ایک محدود اندازہ کے مطابق 98 لاکھ اور چوتھیس ہزار افراد متاثر ہوئے، جبکہ ہلاکتیں صرف 1977ء کے سیلاب میں 12 ہزار کے قریب تھیں۔

11 جون 1991ء کو شدید گرمی کا سامنا کرنا پڑا جس میں ہلاکتیں 961 رپورٹ ہوئیں۔

اگست اور ستمبر 1992ء میں پھر سیلابی صورتِ حال کا سامنا رہا، جس میں تقریباً ایک کڑو اور 85 لاکھ افراد متاثر ہوئے، جبکہ جانی و مالی نقصان کا کوئی تصدیق شدہ ریکارڈ موجود نہیں۔

14 نومبر 1993ء کو ہوا کا طوفان آیا، جس میں 600 کے قریب ہلاکتیں رپورٹ ہوئیں۔

جولائی 1995ء، اگست 1996ء اور مارچ 1998ء کو پھر سیلابی صورتِ حال کا پاکستان کو سامنا رہا، جس میں کم از کم 24 لاکھ افراد متاثر ہوئے اور ایک ہزار کے قریب ہلاکتیں رپورٹ ہوئیں، جبکہ مالی نقصان کا تخمینہ لگانا ممکن نہیں۔

مارچ 2000ء میں پاکستان کو پہلی بار قحط کی صورتِ حال کا اس بڑے پیمانے پر سامنا کرنا پڑا اکہ تقریباً 22 لاکھ افراد کو اس صورتِ حال سے گزرنا پڑا۔

مورخہ 18 اکتوبر 2005ء کا زلزلہ توکس کے ذہن سے نکل سکتا ہے، جب کشمیر اور خاص طور پر راولکوٹ اور مظفر آباد کی زمین کانپ اٹھی تھی، جس میں تقریباً 25 لاکھ افراد متاثر ہوئے، جبکہ 87 ہزار افراد لقمہ الجل بن گئے۔

جولائی اور اگست 2010ء میں پاکستان کو تاریخ جات میں شدید زلزلہ آیا جس کا مرکز ہنزہ قرار دیا گیا، جس میں تقریباً 97 ہزار افراد متاثر ہوئے اور اور پانچ ہزار تین سو کے قریب ہلاکتیں ہوئیں۔

ایک سوال جو ہمیشہ ایسی صورتِ حال میں اذہان میں اٹھتا ہے، "کیا یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے یا عذاب؟" کچھ خاص افکار و نظریات کے ماننے والے تو اس سوال کو ہی دیکھنی کہتے ہیں۔

خیر ہمیں تو اس سوال کا جواب جاننے میں دچھی ہے، خیر فیکیش اینڈ فیگرز والے مفکرین کے لیے بھی دچھی کا سامان ہو سکتا ہے۔

بھیتیت مسلمان، ہمارا عقیدہ تو یہ ہی ہونا چاہئے، سورۃ التغابن آیت 11 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، «مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيَّبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ طَ» "کوئی مصیبت اور آزمائش نہیں آتی لیکن اگر اللہ کا حکم شامل نہ ہو،" لیکن ساتھ اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں:

«وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيَّبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْعَنْ كَثِيرٍ ﴿٧﴾ (الشوری) "کوئی مصیبت یا آزمائش تم پر وارد نہیں ہوتی مگر یہ ہے کہ وہ تمھارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے، جبکہ اللہ اکثر کوتا ہیوں پر تور گز رکا معاملہ فرماتا ہے۔"

اب ہم پھر اسی سوال پر کھڑے ہیں کہ یہ اللہ کے ازن سے آزمائش ہے یا ہمارے کرتوت ایسے کہ جن کی کمائی یہ عذاب کی شکل بن گئی ہے

اگر اس سوال کا جواب کھو جنے سے قبل کسی قدر گزشتہ 50 سالوں میں آنے والے قدرتی آفات کا ایک طاریانہ جائزہ لیا جائے تو خاکہ کافی واضح ہو جائے گا۔

اگست 1973ء میں پاکستان میں سیلاب آیا اور قریب کوئی 48 لاکھ افراد متاثر ہوئے، جانی و مالی نقصان علیحدہ ہے۔

28 دسمبر 1974ء کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں شدید زلزلہ آیا جس کا مرکز ہنزہ قرار دیا گیا، جس میں تقریباً 97 ہزار افراد متاثر ہوئے اور اور پانچ ہزار تین سو کے قریب ہلاکتیں ہوئیں۔

رسول ﷺ کی جانب سے اب بھی توبہ کرلو (یعنی سود چھوڑو) پھر تم اپنا سرمایہ لینے کے توجہ دار ہو۔“ (279)

اسی آیت کے آخر میں دل و دماغ کو حاضر کر کر یہ الفاظ پڑھیں:

﴿لَا تُظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴾

”نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے۔“

اس ظالمانہ سودی نظام کے تحت زندگی گزارتے رہنا۔ اس کے ہمنواؤں کا کھلواؤ کرنے پر اس کے خلاف آواز بلند نہ کرنا ہی تو کہیں ہمارا جرم نہیں، جرم بھی کوئی چھوٹا مونا نہیں، اجتماعی جرم، قومی جرم اور عذاب بھی کہیں اجتماعی طور پر تو نہیں!!

سوال صرف اتنا ہے، ہم کب سمجھدہ ہوں گے؟ حکمران ہمارا حق بھلی اور پانی نہیں دیتے تو ہم جزیٹ اور بینک کا بندوبست کرتے ہیں، احتجاج کرتے ہیں، یہ بھی تو ہمارا حق ہے..... نہیں!!

کیا اب بھی ایمان والوں کے اوپر وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل کا نپاٹھیں، لرزائھیں، اللہ کی خشیت اور اللہ کے خوف سے۔“ (مفہوم سورۃ الحمد آیت 16)

سوچئے گا.....



للہ نوٹ لیہ بخیر دعائی مغفرت

☆ تنظیم اسلامی چکوال کے مبتدی رفیق ضیاء الحسن کی والدہ اور کریم (ر) عبد القدر کی ہمیشہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0333-5601117

☆ تنظیم اسلامی چکوال کے مبتدی رفیق آصف منہاس کے والدوفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0343-8546680

☆ حلقہ خبر پختونخوا جنوبی، ڈیرہ اسماعیل خان کے رفیق محترم محمد صادق خان کی الہیہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0334-6841909

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے ڈعاۓ مغفرت کی اپیل ہے۔

**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَأَرْحَمْهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ
فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا**

2015ء میں آئین کی دفعہ (3) 184 کے تحت سپریم کورٹ میں سود کے خاتمه کے لیے ایک پیشش اور جمع کروائی گئی، اس پیشش کو خارج کر دیا گیا کہ یہ معاملہ پہلے ہی وفاقی شرعی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

اپریل 2022ء کو وفاقی شرعی عدالت نے نہ صرف بینک انٹرست کو ربا یعنی سود قرار دیا بلکہ مختلف اهداف، فریم ورک کو سامنے رکھتے ہوئے تین نامم فریم بھی دیئے، گویا Constitutional Process وضع کر کے فراہم کر دیا۔

اویں ہدف دس ایسے قوانین تھے جن کی حد کیم جوں رکھی گئی، ان قوانین کو اس تاریخ سے قبل ختم کرنا تھا۔ لہذا جوں 2022ء کو اسٹیٹ بینک، ہر کاری بینک، بنجی بینک اور کچھ اداروں سمیت 26 پیشش ز شریعت کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل میں چلے گئے، گویا فیصلہ پھر معطل ہو گیا۔

حکومت کی جانب سے سفارشات کے باوجود ناسک فورس بھی قائم کی گئی، لیکن تاحال اپیلوں کو واپس نہیں لیا گیا۔

محترم قارین، ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو کچھ قرآن و حدیث میں لکھا ہے، سب حق ہے اور ویسا ہی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ جاری رکھنے کے لیے ہم کیے کھلواؤ کر رہے ہیں، جیسے جیسے ہم نے کھلواؤ کیا ہے ویسے ویسے آزمائشیں ہیں جو عذاب کی شکل اختیار کر لیتی ہیں، حدیث رسول ﷺ کا مفہوم ہے کہ جو قوم سود اور زنا میں بتلا ہو جائے وہ دنیا ہی میں سے زیادہ مفید ہوتی ہے تو وہ چالیس روز کی مستقل بارش سے یہ مفہوم کو عکسی اعتبار سے دیکھیں تو اللہ کے حد نافذ کرنے میں کھلواؤ کرنے پر ہمارا کیا حشر ہونا چاہئے، ہمیں اندازہ نہیں ہو سکتا۔

اس پورے آرٹیکل کا خلاصہ کلام سورۃ البقرہ آیات 278 اور 279 کا مفہوم ہے، ”اے ایمان والوں! اللہ سے ڈراؤ اور سود جو باقی رہ گیا وہ تم چھوڑ دو، اگر تم کو واقعی ایمان والے ہو۔“ (278) ”اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اعلان جنگ ہے اللہ اور

وفاقی شرعی عدالت قائم کی گئی، لیکن یہ پابندی لگادی گئی کہ دس سال تک یہ عدالت ملک کے مالی معاملات پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

1981ء میں بینکوں میں سود کے تبادل کے طور پر مارک اپ اور پی ایل ایس کے کھاتوں کی اصطلاحات کا استعمال کیا گیا، جس کو علماء نے سود ہی کی ایک شکل قرار دیا۔ 1988ء میں ضیاء الحق صاحب نے نفاذ شریعت کے لیے ایک اسلامی معیشت کمیشن قائم کیا، اس کمیشن کی جانب سے ایک آرڈیننس بھی پیش کیا گیا لیکن بے نظریہ دور حکومت میں یہ آرڈیننس اور کمیشن بھی ختم کر دیا گیا۔

1991ء میں غیر ملکی قرضوں اور خود انحصاری کے لیے ایک کمیشن قائم کیا گیا، جس کا ایک مقصد ملکی معیشت کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا بھی قرار دیا، جسے حکومت کی تبدیلی کے ساتھ ختم کر دیا گیا۔

1991ء میں وفاقی شرعی عدالت نے بینک انٹرست کو ربا یعنی سود قرار دیا۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ 73ء کے آئین کے تنازع میں اس نظام کو جلد از جلد استوار کرنا ریاست کی منصبی ذمہ داری ہے، جبکہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پہلے سے موجود تھیں۔

1992ء میں مسلم لیگی حکومت نے سپریم کورٹ میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کر دی، جس کی 1999ء تک سماعت ہی نہ ہو سکی۔

اس اپیل کا منفی تاثر زائل کرنے کے لیے 1997ء میں مسلم لیگی حکومت نے ایک اور کمیشن قائم کیا اور اس نے بھی اپنی رپورٹ پیش کر دی۔

1999ء سپریم کورٹ نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو درست قرار دیا اور سودی قوانین کے خاتمه کے لیے حکومت کو جوں 2001ء تک پابند کر دیا۔

جوں 2002ء میں سپریم کورٹ کے نئے شریعت اپیلینٹ بیٹچ نے سابقہ دونوں فیصلوں کو کا عدم قرار دے دیا اور معاملہ از سر نو جائزہ کے لیے واپس فیڈرل شریعت کورٹ کو یہاں نہ کر دیا۔

2013ء میں گیارہ برس بعد وفاقی شرعی عدالت میں ریمانڈ شدہ کیس سماعت کے لیے مقرر کیا گیا، مگر متعدد سماعنوں کے باوجود کورٹ نے فیصلہ نہیں دیا، بیٹچ بننے تھے اور ٹوٹتے رہے۔ ہر بار گویا سماعت از سر نو ع شروع کی جاتی رہی۔

تمام اقسام کو رہا اور حرام مطلق قرار دے دیا ہے جبکہ ارباب اختیار کو پانچ سال کا وقت دیا ہے کہ وہ سود سے پاک معيشت کو رانج کر سکیں۔ ظلم کی انتہا ہے کہ اس فیصلہ کو بھی پہلے کی طرح دوبارہ سپریم کورٹ میں چیخ کر دیا ہے۔ سیکولر جماعتوں سے توقع نہیں کہ وہ اس پر عمل

ظاہر کریں چنانچہ دینی جماعتوں کا فرض منصبی ہے کہ وہ متحد ہو کر حکومت کو مجبور کریں کہ وہ اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ سے اپیل واپس لے اور سود سے پاک معاشری نظام رانج کرنے میں حکومت سے تعاون کرے تاکہ رب کی طرف سے رحمت کا نزول ہو۔ خداخواستہ حکومت عدم دلچسپی کا مظاہرہ کرے تو دینی جماعتیں 1974ء کی تاریخ کا اعادہ کریں۔ جب علماء کرام نے اسلام آباد کی بجائے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم بحوث کے تحفظ کی خاطر بھرپور تحریک چلائی تو حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اسی طرح وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ پر عمل درآمد کرنے کے لیے دینی جماعتیں متحد ہو کر تحریک چلائیں۔ تو حکومت اس فیصلہ کے عملی تقاضے پورے کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور ارکانِ اسلامی آئندہ سودی قرضہ نہ لینے کا قانون پاس کریں گے۔



ضرورت رشته

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو، اپنے بیٹے، عمر 32 سال، تعلیم CA، برسرروزگار کے لیے دینی مزاج کی حامل تعلیم یافتہ لڑکی کا رشته درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0331-6600211
042-35464492

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنے بیٹے، رفیق تنظیم عمر 37 سال، ڈاکٹر آف فریلکل تھرپالی (KEMU)، گورنمنٹ جاب، 17 BS-17 کو عقد ثانی کے لیے پڑھی لکھی، نیک، سمجھدار لڑکی (ترجیحاً رفیقة تنظیم) کا رشته درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0335-4612493
0334-4921222

☆ لاہور میں رہائش پذیر راجپوت فیملی کو اپنی بیٹی، حافظ قرآن، تفسیر قرآن کورس، ایم اے انگریزی، عمر 30 سال کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ لڑکے کا رشته درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0305-5966926

سودی نظام کا خاتمه دینی جماعتیں کی الٹیں ترجیح

عطاء محمد جنجوہ

تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ خداخواستہ یہی صورت حال وعدہ کیا کہ اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں زمین عطا کرہم تیری زمین میں آپ کا نازل کردہ نظام نافذ کریں گے۔ بد قسمتی سے وعدہ ایقانہ ہوسکا۔ عقیدہ میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ جبکہ اعمال میں سود بذریعہ جرم ہے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے۔ ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈردا و رجو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو۔ اگر تم سچ مج ایمان والے ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔“ (البقرہ 278، 279)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود خوری کے گناہ کے ستر حصے ہیں ان میں اول اور معمولی ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرنا، ابن ماجہ)

سات تباہ کن گناہوں سے بچو۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (مسلم)

وطن عزیز میں سودی نظام رانج ہے۔ قیام پاکستان کے وقت معاشری استحکام کے لیے سرمایہ کی ضرورت تھی۔ کسی نے رضا کارانہ آفرینیں کی۔ جب اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا تو سامراجی قوتون نے قرضہ کی پیشکش کی قومی اثاثے گروی رکھ کر سودی قرضوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جواب اربابوں ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔ نومولود بچہ پر بھی ایک لاکھ پچیس ہزار کا قرضہ ہے۔ قرضہ کا سالانہ سود چار ہزار ارب دینا پڑتا ہے۔ حکومت اپنے نیکس ریونیو کا آدھے سے زائد سود کی مد میں ادا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیکسوں کی شرح میں تدریجی انداز سے اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

گیس، پٹرول کے نرخ بڑھنے سے پاکستان کی بین الاقوامی مودل کی کریڈٹ رینگ منفی ہو گئی ہے۔ اور ڈالر آٹ آف کنٹرول ہو گیا ہے۔ مہنگائی کے طوفان سے مزور طبقہ بری طرح متاثر ہوا ہے۔ غربت کی شرح نہایت

چنانچہ ناگہانی مصیبت و آزمائش سے بچنے کے

لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی اسلامی میں قانون پاس

کیا جائے کہ آئندہ سودی قرضہ نہ لیا جائے گا بلکہ خود انحصاری

کی پالیسی پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

ریزو بینکنگ اور پھر پلاسٹک منی اور ڈیجیٹل منی کا

جودور آرہا ہے یہ ایک قرض کا جال ہے۔ میڈیا پر سبز باغ

وکھا کر سود کی نئی سیکیووں کو فلیور دے کر پیش کیا جا رہا ہے

تاکہ عوام سودی نظام میں پھنس جائیں اور اپنی ماہانہ خون

پسینہ کی کمائی کا خاطر خواہ حصہ سود کی قسط ادا کرنے پر صرف

کرتے رہیں۔ دین اسلام اخوت، محبت، ہمدردی ایثار و

قرنی کا درس دیتا ہے جبکہ سودی نظام پاکیزہ جذبات کو ختم

کرتا ہے۔ حرص و ہوس، تگ نظری و خود غرضی کو جنم دیتا

ہے۔ عوام کے مطالبہ کے باوجود مفاد پرست حکمران طبقہ

نے سودی نظام کو ختم نہیں کیا تو مخلص احباب نے عدالتی

دروازہ پر دستک دی۔ وفاقی شرعی عدالت نے 1991ء

میں بینک کے سود کو رہا قرار دے کر اس کے حرام مطلق

ہونے کا فیصلہ دیا تھا لیکن مختلف حیلوں بہانوں سے

2022ء تک اس فیصلہ پر عمل نہ ہو سکا۔

اکتیس سال بعد وفاقی شرعی عدالت نے 28 اپریل

2022ء کو تاریخی فیصلہ کیا اور پاکستان میں رانج سود کی

اور گھر یلو مصروفیات کی بنا پر تنظیم کی طرف سے عائد کی جانے والی ذمہ داریاں ادا نہیں ہو پاتیں۔ لیکن اس کے باوجود جب فیس بک / ٹوئیٹر / انساگرام اور یو ٹوب پر کافی وقت گزار جا رہا ہو تو تشویش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہی تاثر سامنے آتا ہے کہ ایک طرف تو مصروفیات کے عذر کا سہارا لے کر امیر تنظیم سے کیے گئے عہد کی پاسداری نہیں کی جا رہی جبکہ دوسری طرف دن کا بہتر اور پیشتر حصہ سو شل میڈیا اور دیگر فضولیات کی نذر کیا جا رہا ہے اور پھر ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں کہ سو شل میڈیا پر بھی بعض رفقاء اُسی انداز سے حصہ لے رہے ہوتے ہیں جس طرح سیاسی یا مسلکی جماعتوں کے اراکین اپنی پوسٹوں اور کمنٹس کے ذریعہ وسروں پر نہ صرف بچڑا چھال رہے ہوتے ہیں بلکہ ان کے کفر اور اسلام کا بھی فیصلہ کر رہے ہوتے ہیں اور بعض تو اپنے اہل خانہ تک کی تصاویر اور ویڈیو ز بھی شیئر کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے جبکہ سورۃ النور میں عورتوں کو بعد میں نظریں جھکانے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا اور مردوں کو پہلے۔ (آیت 30 اور 31)

مزید برآں اسی قرآنی حکم کی پیروی کرتے ہوئے تنظیم اپنے تمام رفقاء کو یہ ہدایت دیتی رہتی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں شرعی پرده کے نفاذ کے ساتھ ساتھ غیر شرعی رسومات اور مخلوط محافل میں شرکت سے اجتناب کرنے کے علاوہ غرض بصر کے ضمن بھی اپنے طرز عمل کا جائزہ لیں اور الیکٹرانک میڈیا / اٹی وی کے ساتھ ساتھ موبائل یا کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے استعمال میں بھی محتاط طرز عمل اختیار کریں اور نہ صرف اپنے آپ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اس خباثت سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ خصوصیات کو اور تہائی کے اوقات میں تو مزید اس سے دور رہنے کی شعوری کوشش کریں کیوں کہ تہائی میں شیطان کا وار آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کی اسی کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے آج سے چودہ سال قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو الصادق المصدق ہیں نے درج ذیل حدیث میں خاص طور پر دور حاضر کی پیشیں گوئی فرمائی ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے، جو چمک رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ریت کے بکھرے ذرات کی طرح کر دے گا۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے

رفقاء نتظم، سو شل میڈیا اور احتیا طیں

مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت، تنظیم اسلامی

امید ہے کہ آپ تنظیم اسلامی کے رفقہ ہونے کے ناطے دین کی طرف سے عائد کی جانے والی جملہ انفرادی و اجتماعی ذمہ داریوں کو اپنے نظم بالا کی رہنمائی میں احسن مثالیں بھی سامنے آئی ہیں کہ سو شل میڈیا پر بھی بعض رفقاء اُسی انداز سے ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ”ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہوتا ہے“ (سنن ابی داؤد) چونکہ ہمارا بآہی رشتہ بنی بر ایمان ہے اس لیے درج بالا حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں چند اہم باتوں کی طرف آپ کو توجہ دلانا مقصود ہے، امید ہے کہ آپ ہماری ان گزارشات پر ضرور غور فرمائیں گے اور حقیقت الامکان عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

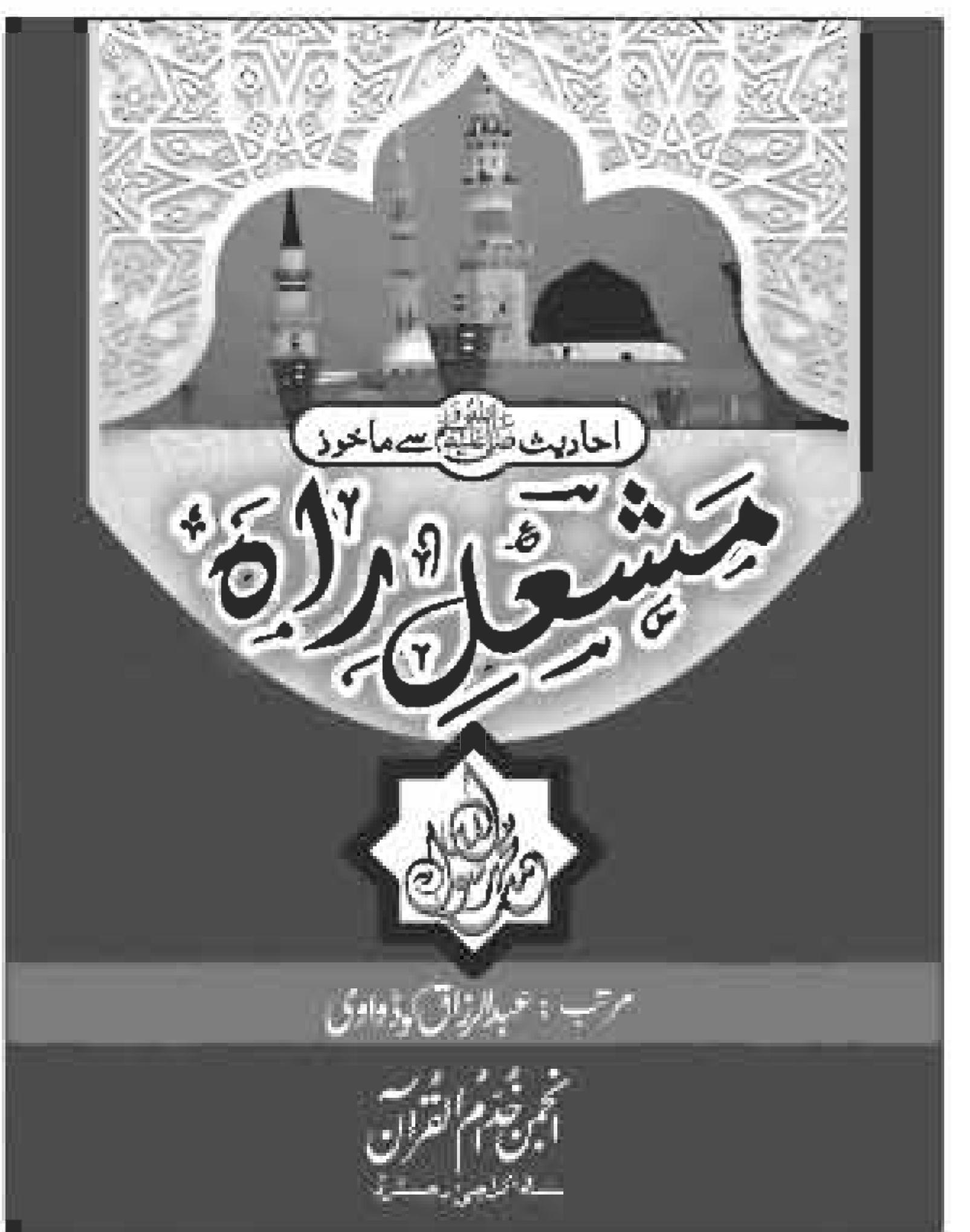
رفیق محترم! آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ بلاشبہ فتنوں کے عروج کا دور ہے۔ اس بارے میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد روایات آئیں ہیں:

1. روزانہ تلاوت قرآن اور ترجمہ و تفسیر کا مطالعہ
2. اذکار مسنونہ، ادعیہ ما ثورہ، استغفار اور درود شریف کا اہتمام۔
3. انفرادی دعوت کا اہتمام اور اس کے لیے روزانہ رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) ہوں گے، کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ فارغ کرنا۔
4. مطالعہ لٹریچر کے علاوہ ندائے خلافت اور بیت المقدس کے اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ (ان فتنوں میں) صحیح (نیک) اعمال کرنے کا فرشتہ کو کافر یا شام کو مومن ہو گا تو صحیح کو کوآدمی مومن ہو گا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہو گا تو صحیح کو کافر، اپنادین (ایمان) دنیوی سامان کے عوض بیچتا ہو گا۔
5. اسرہ کے ہفتہ وار اجتماع اور حلقة قرآنی کے علاوہ ماہانہ دعویٰ/ تربیت اجتماعات میں شرکت۔

اس فتنہ پروردہ میں ایمان سے دور کر کے گمراہی کی طرف لے جانے میں جہاں اور بہت سے عوامل کا فرمائیں وہیں ”سو شل میڈیا“ کی خطرناک دباؤ بھی ہے جو آج ہر بندے کے ہاتھ میں موبائل کی صورت میں پہنچ چکی ہے اور معاشرے کا عام رجحان چونکہ گمراہی اور شر کی طرف زیادہ ہے اس لیے جہاں اس میں کچھ چیزیں بہتری یا خیر والی ہیں وہیں شر اور برائی کے غلبہ کی وجہ سے یہ آلہ خیر کے بجائے آلہ شر بن چکا ہے۔ اور معاشرے میں موجود بدی کی قوتیں تو یہی چاہتی ہیں کہ بنی نوع انسان کو جس طرح بھی ممکن

زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اہم مضامین پر
احادیث مبارکہ کا مجموعہ



تقاریر

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

مولانا قاری محمد طیب صاحب

مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب

مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب

”میرے نزدیک یہ مجموعہ عام مسلمانوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے تاکہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہے۔“ مفتی محمد شفیع (بانی دارالعلوم کراچی)

انہائی مناسب قیمت پر ملک بھر کے مکتبہ جات و مراکز کے پتے اور کتاب کے حصول دستیاب ہے

فون: 0300-2859001 / 092-34993436 + موبائل / وائس ایپ: 7-21-34993436

ویب سائٹ : www.QuranAcademy.com

کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں ان کے بارے میں بتائیے، اور ان کی وضاحت کیجئے؟ کہیں ہم علمی میں ان جیسے نہ ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے بھائی ہیں، اور تم جیسے ہیں۔ رات کو وہ بھی وہی عبادت کرتے ہیں جو تم کرتے ہو لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہیں جب تنہائی میں اللہ کے حرام کردہ گناہوں کا موقع ملتا ہے تو ان کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ) لہذا درج بالا حدیث نبوی کی روشنی میں ہمیں یہ غور کرنا ہو گا کہ تنہائی اور رات کی تاریکی میں انٹرنیٹ اور سوشن میڈیا پر ہمارا گناہ میں ملوث ہونا آج تو ہمیں لوگوں کی نگاہوں سے چھپا لے گا لیکن کل جب میدان حشر لے گا اور تمام لوگ جمع ہوں گے اگر ان سب کے سامنے ہماری تمام نیکیاں ریت کے ذرات کئی طرح بکھیر دی گئیں تو ہمارا کیا حال ہو گا جبکہ دنیا میں ایک اسلامی انقلابی جماعت کا رفیق ہونے کی وجہ سے لوگ ہماری عزت بھی کرتے تھے، ہماری باتیں سنتے تھے اور ہماری نصیحتوں پر عمل بھی کرتے تھے تو ہو سکتا ہے ہماری سزا حدیث میں بیان کی گئی سزا سے بھی بڑھ جائے۔ (اعاذنا اللہ منہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہماری حفاظت فرمائے۔۔۔)

لہذا آخر میں التماس ہے کہ ان گزارشات پر خصوصی غور فرماتے ہوئے ہم سب تنہائی کے لمحات میں کچھ وقت موبائل سے دورہ کر مراقبہ کریں کہ اگر میری نماز اور قربانی کی طرح میرا جینا اور میرا منا بھی اللہ کے لیے ہے (اور خدا نخواست میں سوشن میڈیا کی غلاظت کا شکار ہوں) تو میں شعوری طور پر اس غلاظت سے اپنے آپ کو کیوں دور نہیں کر پا رہا۔ اس کے نتیجہ میں امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ خصوصی راہنمائی فرمائے گا اور اس سے بچنے کی شعوری کوشش کے نتیجہ میں اللہ کی خصوصی مدد ہمارے شامل حال ہو گی اور تنظیم کی طرف سے دیئے گئے اہداف کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ ہمارے وقت میں برکت بھی ڈال دے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے کہ:

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبْلَنَاطٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (العنکبوت)

”اور جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کریں گے ہم لازماً ان کی راہنمائی کریں گے اپنے راستوں کی طرف اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“



فلسفہ انقلاب کے نقطہ نظر سے سیرت النبی ﷺ کا اجمالي مرطاب

منهج انقلاب نبوی

بانی تنظیم اسلامی

محترم ڈاکٹر اسرار احمد

کے دس خطبات جمعہ کا مجموعہ

(جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن)

صفحات: 360 ۔ قیمت اشاعت خاص: 500 روپے اشاعت عام: 300 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

کے ماؤن ٹاؤن لاہور، فون: 3-35869501

The Ultimate Utopia

By: Khadija Andleeb

The ultimate utopia of a united Ummah may sound appealing to many Muslims, yet in the present scenario it seems quite an uphill task. The current political conditions of all the Muslim countries paint a very grim picture to nurture any such dream. Moreover, the socio-economic situation of these Muslim states is pathetically deplorable and hopeless. Thus, the actual concept of UMMAH is rapidly deprecating, draining into the annals of history.

Dr Allama Mohammad Iqbal, wove a whimsical world when he wrote,

ایک ہوں مسلم حرم کی پاس بانی کے لیے نیل کے ساحل سے لے کر تباہ کا شفر
Although, what we witness today among the Muslim world is complete economic slavery, total subjugation of the imperialist masters, an indignant and condescending isolation of the world map and absolutely no vision or understanding of how to break free from this mess.

Taking my topical trepidation to the next level of discussion we must set the facts straight. Two main factors led to the downfall of Muslims. The end of the Ottoman Empire and the butchering of Muslim majority areas into nation states.

The West, pre-dominantly America, is the actual evil – blinded by its urge to rule the world. The loot and plunder of the colonial era continues to this date under beautifully crafted slogans of globalization and modernism, camouflaging the hideous face of monstrous capitalism, which disrupts the natural balance of world resources.

Israel's presence on the map reminds me of a dagger drawn in the heart of the Muslim Arab world. Rightly known as an illegitimate child of the West, it enjoys privileges not known to any other country. The U.N. peace and security programs, Geneva conventions, and all sorts of subliminal human rights criterions are dutifully sacrificed at the altar of this apartheid state.

Ever since the creation of illegitimate Israel, Palestinians have not known peace. Their blood, lives, homes and safety lie in extreme jeopardy. Not a single day passes by when the Palestinians don't experience throes of intense humiliation, brutal beatings, burial of loved ones, demolition of their homes and confiscation of their cultivated lands. Gaza has turned into a modern-day ghetto, where the recent bombing spree of Israel proved detrimental to the paltry life provisions of the poor Palestinians.

An exactly similar situation is faced by the Muslims living in India and occupied Kashmir. The cruel Indian soldiers either kill or torture young men, or put them behind bars without any question or reason. The women are either raped or left alone to mourn the missing men. In India, the Muslim community lives under a constant threat of losing everything in the wink of an eye. Anything as small as allegedly selling of beef could spark up a deadly conflict.

The Muslims of the war-torn countries such as Iraq, Afghanistan, Syria and Yemen also strive through dreadful circumstances, primarily due to fragile infrastructure and plummeting economy. Moving toward further east the Uyghurs of China and Burmese Muslim live a terribly tormented life. Only a handful of Islamic Jihadi groups are striving hard to topple this universal satanic game of oppression against Muslims but they carry an incendiary rhetoric which many find totally repulsive and least propense. Hence, despite our most cherished notion of a "United Ummah" the ground realities paint a grim picture of a painful nightmarish dystopia.

The world is tainted red with Muslim blood, as it is cheap and abundantly available. May Allah (SWT) bless us with courage, strength, valor, vision and an honest leadership to strive hard to reclaim our glorious past. Till then let's raise up our hands and pray for our Muslim brethren around the globe.

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000
Calcium Lactate Gluconate

*Energize the Summer
with Calcium advantage
Takes away Malaise,
Fatigue & Heat Exhaustion*

MULTICAL -1000

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: Info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your
Health
our **Devotion**